﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل: ۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ | جمعۃ المبارک ۲۲/ نومبر ۲۰۰۲ء | ۱۷/ رمضان ۱۴۲۳ ہجری قمری — ۲۹/ نبوت ۱۳۸۱ ہجری شمسی | شمارہ ۴۷

نور الٰہی کی پناہ

سفر طائف سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی:
"اے اللہ مَیں تیرے عزت والے چہرے کے نور کی پناہ مانگتا ہوں جس سے زمین و آسمان روشن ہیں اور جس نے اندھیروں کو منور کر دیا ہے اور جس کے ساتھ دنیا و آخرت کے معاملات درست ہوتے ہیں کہ تیرا غضب مجھ پر نازل ہو یا مَیں تیری ناراضگی کا مورد ٹھہروں، تیرے سوا کسی کو کوئی طاقت اور قوت حاصل نہیں"۔

(سیرت ابن ہشام جلد ۱۔باب سعی الرسول الی ثقیف)

یہ خدا تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ وہ جماعت کے دلوں میں خلیفۂ وقت کی ایسی محبت پیدا کر دیتا ہے کہ جماعت اس کی تکلیف پر تڑپ اٹھتی ہے اس بابرکت مہینہ میں بہت دعائیں کریں کہ اللہ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب کے نام خصوصی پیغام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ — وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

میرے پیارو! احمدیت کے درخت وجود کی سرسبز شاخو! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

میری علالت کے دوران آپ سب احباب، خواتین اور بچے جس تڑپ اور دلی درد کے ساتھ میری صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے رہے اور میری طبیعت کے بارے میں پوچھنے کے لئے جس والہانہ انداز میں بار بار خط لکھتے رہے ہیں، فون اور فیکس آتے رہے ہیں اس کے لئے آپ سب کا ممنون ہوں۔

یہ خدا تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ وہ جماعت کے دلوں میں خلیفۂ وقت کی ایسی محبت پیدا کر دیتا ہے کہ جماعت اس کی تکلیف پر تڑپ اٹھتی ہے اور اپنے تمام غم، تمام تکلیفیں اور تمام دکھ بھلا کر اُس کے لئے دعاؤں میں لگ جاتی ہے۔ اللہ آپ سب کو جنہوں نے میرے لئے دعائیں کی ہیں اپنے خاص فضل اور احسان سے نوازے، اپنی رحمت کا سایہ ہمیشہ آپ پر اور آپ کے تمام پیاروں پر رکھے، ہر دکھ اور ہر تکلیف سے آپ کو بچائے اور ہر راحت اور خوشی آپ کو عطا فرماوے۔ آمِيْن يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن!

رمضان کا مقدس اور مبارک مہینہ شروع ہے۔ یہ مہینہ دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے۔ اس بابرکت مہینہ میں اپنے اور میرے ربّ سے دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں کہ اللہ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ جو ذمہ داریاں اُس نے ہمارے سپرد فرمائی ہیں اور جن فرائض کی ادائیگی کے لئے ہمیں اس نے کھڑا کیا ہے ہم ان تمام ذمہ داریوں اور فرائض کو پورا کرنے والے بنیں۔ اور محنت اور اخلاص اور قربانی کے ساتھ ان کی ادائیگی کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ ہمارا ربّ ہماری حقیر محنت اور قربانی کو قبول فرماوے اور غلبۂ اسلام کے لئے اپنے ان وعدوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے پورا فرمائے جو اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمائے ہیں اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے راحت بخش سائے تلے لے آئے۔ آمین!

بیماری کے ان ایام میں آپ سب کے ساتھ ہمارے بہت سے وہ بھائی بھی جو ابھی جماعت میں شامل نہیں ہیں میری صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں اور طبیعت پوچھنے کے لئے پیغام بھجواتے رہے ہیں۔ مَیں ان سب کا بھی ممنون ہوں اور اُن کے حسنِ سلوک کی دل سے قدر کرتا ہوں۔ اللہ اُنہیں احسن جزاء سے نوازے۔ اُن کے دُکھوں کو دُور فرماوے اور اپنے خاص فضلوں سے انہیں فیضیاب کرے۔ آمین! مَیں آپ سے بھی اُمید رکھتا ہوں کہ آپ بھی اُن کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

میرا رب ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو، اُس کے پیار اور اُس کی رحمت اور اُس کی رضا کی نظر ہمیشہ آپ پر رہے۔ آپ ہمیشہ اُس کی حفاظت اور امن میں رہیں اور میرا مولیٰ کبھی مجھے آپ کی تکلیف نہ دکھائے۔ آمین۔ ثم آمین۔ اے میرے ربّ تو ایسا ہی کر!

(مرزا طاہر احمد) ۔ ۹/ نومبر ۲۰۰۲ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت و تندرستی کے لئے درد مندانہ دعاؤں، صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے تمام دعائیں کرنے والے اور طبیعت پوچھنے والے احباب کے نام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور جَزَاكُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاء کا محبت بھرا دعائیہ پیغام

(لندن ۱۵/ نومبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق احباب جماعت کو تازہ اطلاعات روزانہ ایم ٹی اے پر اعلانات اور امراء ممالک کے نام سرکلرز کے ذریعہ پہنچائی جاتی ہیں۔ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کروڑوں احمدی اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی کامل و عاجل صحت یابی، درازیٔ عمر اور آپ کی تمام

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مہمات دینیہ عالیہ میں عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کے لئے دلی محبت اور اخلاص کے ساتھ اپنے مولا کے حضور عاجزانہ دعاؤں میں مصروف ہیں اور خصوصیت سے ماہِ رمضان کے ان مقدس ایام میں ان دعاؤں میں غیر معمولی جوش اور درد پیدا ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کا موجب بن رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ کی صحت آہستہ آہستہ بہتری کی طرف مائل ہے۔ گھر میں چہل قدمی کے ساتھ فزیو تھراپسٹ کی نگرانی میں ورزش بھی جاری ہے۔ باقی عوارض بھی کنٹرول میں ہیں اور ان کا علاج باقاعدہ انگلستان کے ماہر ڈاکٹرز کی نگرانی میں ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے گزشتہ دنوں احباب جماعت کے نام محبت بھرے سلام اور دعاؤں پر مشتمل ایک پیغام بھی عنایت فرمایا جو ایم ٹی اے پر نشر کیا گیا اور الفضل انٹرنیشنل کے اس شمارہ کی زینت ہے۔ ہمیں امید ہے کہ پیارے آقا کا یہ پیغام عشاقانِ خلافت کے دلوں میں خاص سوز و گداز پیدا کرنے کا موجب بنے گا اور وہ پہلے سے بھی بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے متضرعانہ دعاؤں اور صدقات اور نوافل کی طرف خصوصی توجہ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور ہم سے عفو اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ کو تائیدات الٰہیہ سے معمور صحت والی لمبی زندگی عطا ہو۔ ہم اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی بابرکت ہدایات اور نصائح پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق پائیں اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنتے ہوئے، اور آپ کے زیرِ سیادت اپنی ذمہ داریوں کو محنت، اخلاص اور قربانی کے ساتھ احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق پاتے ہوئے شاہراہ غلبۂ اسلام پر تیزی سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ آمین۔ یا ارحم الراحمین۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ! اَذْھِبِ الْبَأْسَ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ.
لَاشِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُ کَ . شِفَآءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔

پاکستان میں دشمنانِ احمدیت نے اپنی کارروائیاں تیز کر دیں
دو احمدی مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا

(پریس ڈیسک) پاکستان سے موصولہ اطلاعات کے مطابق ملک بھر میں مذہبی تنظیموں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف سرگرمیوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور شرپسند عناصر جماعت احمدیہ کے افراد کی جان و مال کے لئے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں دو احمدی مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔

ڈاکٹر رشید احمد صاحب آف رحیم یار خان: تفصیلات کے مطابق مورخہ ۹رنومبر ۲۰۰۲ء کو رحیم یار خان شہر کے ایک احمدی ڈاکٹر رشید احمد صاحب کو دو افراد نے ان کے کلینک میں داخل ہو کر فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا۔ گولی ڈاکٹر صاحب کی ٹھوڑی میں لگ کر گردن کے پیچھے سے نکل گئی جس سے ریڑھ کی ہڈی کے تین مہرے شدید زخمی ہوئے اور ڈاکٹر صاحب کے جسم کا نچلا حصہ مفلوج ہو گیا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب چند دن بے ہوش رہنے کے بعد مورخہ ۱۵رنومبر ۲۰۰۲ء کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون.

ڈاکٹر صاحب پر حملہ کرنے والوں میں سے ایک کو مکرم ڈاکٹر صاحب کے بھائی اور بھتیجے نے موقع پر ہی پکڑ لیا اور پولیس کے حوالے کر دیا تھا۔ مجرم نے بتایا کہ اس نے پیسوں کے لالچ میں ڈاکٹر صاحب کی جان لی ہے۔ پولیس نے اس کے ایک ساتھی کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔ دونوں کے بیان کے مطابق انہوں نے یہ کارروائی گاؤں کے ایک مولوی کے کہنے پر کی ہے۔

مرحوم مشہور آرتھوپیڈک سرجن تھے اور اپنے علاقہ میں ہر دلعزیز تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چار بچے چھوڑے ہیں۔

عبد الوحید صاحب آف فیصل آباد: مورخہ ۱۴رنومبر ۲۰۰۲ء کو مکرم عبد الوحید صاحب ولد مکرم عبد الستار صاحب آف محلّہ کریم نگر فیصل آباد کو دن کے ۱۱ بجے بھرے بازار میں چھرا گھونپ کر شہید کر دیا گیا۔ مرحوم گھر سے گوشت خریدنے بازار گئے تھے کہ ایک مخالف سلسلہ نے جس کا نام سید امتیاز حسین شاہ ہے اور جو اسلامک ریسرچ کمیٹی ختم نبوت فیصل آباد کا سابق سیکرٹری ہے آپ کے جسم میں چھرا گھونپ دیا اور بھاگ گیا۔ مرحوم تقریباً نصف گھنٹہ تک زمین پر گرے رہے۔ جب ان کے گھر والوں کو اطلاع ہوئی تو وہ وہاں پہنچے اور فوری طور پر انہیں ہسپتال لے جانے کا انتظام کیا گیا مگر زخم اتنا کاری تھا کہ وہ جانبر نہ ہو سکے۔

مکرم عبد الوحید صاحب مکرم غلام محمد صاحب مرحوم سابق خادم احمدیہ مسجد فیصل آباد کے پوتے تھے۔ کریم نگر جماعت میں منتظم عمومی اور سیکرٹری اصلاح و ارشاد کے عہدہ پر فائز تھے۔ ان کی عمر ۳۱ سال کے لگ بھگ تھی۔ شادی شدہ تھے۔ ان کی تین بیٹیاں بعمر ۶ سال، ۴ سال اور دو سال ہیں۔ حملہ آور امتیاز حسین شاہ فرار ہے اور پولیس اسے تلاش کر رہی ہے۔

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

ہو عطا اُن کو شفائے کامل

کوئے جاناں میں صدا کر دیکھیں
آہ و زاری و بُکا کر دیکھیں
ہفتؔ افلاک پہ جانے والی
ھُوک سینے سے اٹھا کر دیکھیں
جوش ، رحمت کو دلانے والے
اشک پلکوں پہ سجا کر دیکھیں
اس مجیب اور سمیع کو اپنی
بھیگی فریاد سنا کر دیکھیں
ہے وہ ہر چیز پہ قادر اس کو
کام انہونا بتا کر دیکھیں
ان کی اک عمر خضر کی خاطر
کاسۂ بھیک اٹھا کر دیکھیں
ہو عطا ان کو شفائے کامل
حشر سجدہ میں بپا کر دیکھیں
شافیا! تجھ کو قسم ہے تیری
کوئی اعجازِ شفاء کر ، دیکھیں

(مبارک احمد ظفر۔ لندن)

وَعَلَيْكُمُ السَّلَام

(حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے احبابِ جماعت کے لئے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" کے تحفہ کے جواب میں)

وَعَلَيْكُمُ السَّلَام اے آشنائے کوئے یار
وَعَلَيْكُمُ السَّلَام اے میرے دل کے شہسوار
وَعَلَيْكُمُ السَّلَام اے سایۂ فضلِ خدا
وَعَلَيْكُمُ السَّلَام اے غمزدوں کے غمگسار
کامِل وعاجِل شفا اور عمر ہو تیری دراز
ہوں کرم تجھ پر خدا کے مستقل اور بیشمار
پھر ترے لفظوں کے جادو سے چمن گلزار ہوں
پھر ترے قدموں کو چھُو کر ہوں ہوائیں مشکبار
پھر ترے دیوانے آئیں قافلہ در قافلہ
پھر سجے محفل ترے جلووں کی اے جانِ بہار
تُو نے ہر حالت میں بخشی اک جہاں کو روشنی
رات بھر جل جل کے ہو کر بیقرار و دلفگار
دیکھ تو آ کر کہ پھر کیسے تری آواز پر
جاں ہتھیلی پر رکھے آتے ہیں تیرے جاں نثار

(راجہ محمد یوسف ۔جرمنی)

ماہِ رمضان کے مبارک ایام کیسے گزارے جائیں؟

(مرتبہ: ظہور احمد بشیر۔ لندن)

رمضان المبارک انسان کی روحانیت کو تیز کرنے کے لئے اور نیکیوں میں ترقی کرنے کے لئے نہایت سازگار موسم ہے۔ کیونکہ ہر طرف نیکی کی فضاء قائم ہو جاتی ہے۔ اس لئے اپنے بدن کے تمام عضاء نیکیوں پر مامور کردینے چاہئیں۔ بکثرت قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہئے استغفار اور درود اور دیگر دعاؤں سے اپنی زبانیں تر رکھنی چاہئیں۔ خدمت خلق کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہئے۔ اپنے مال بھی خدا کی راہ میں قربان کرنے چاہئیں اور اپنے اوقات بھی خدمت دین میں اور دعوت الی اللہ میں صرف کرنے چاہئیں اور بکثرت عبادت بجالانی چاہئے۔

دین اسلام کے پانچ مجاہدات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ملفوظات جلد دوم، جدید ایڈیشن صفحہ ۴۳۳ پر فرماتے ہیں:

"خداتعالیٰ نے دین اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقات، حج اور اسلامی دشمن کا رڈ اور دفع خواہ وہ سیفی ہو خواہ قلمی ہو۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں مسلمانوں کو چاہئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں۔ یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزے کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے"۔

روزوں کی فلاسفی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رمضان شریف کے مہینہ کی بڑی بھاری تعلیم یہ ہے کہ کیسی ہی شدید ضرورتیں کیوں نہ ہوں مگر خدا کا ماننے والا خدا ہی کی رضامندی کے لئے ان سب پر پانی پھیر دیتا ہے اور ان کی پرواہ نہیں کرتا۔ قرآن شریف روزہ کی اصل حقیقت اور فلاسفی کی طرف خود اشارہ فرماتا اور کہتا ہے ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ روزہ تمہارے لئے اس واسطے ہے کہ تقویٰ سیکھنے کی تم کو عادت پڑ جاوے۔ ایک روزہ دار خدا کے لئے ان تمام چیزوں کو ایک وقت ترک کرتا ہے جن کو شریعت نے حلال قرار دیا ہے اور ان کے کھانے پینے کی اجازت دی ہے صرف اس لئے کہ اس وقت میرے مولیٰ کی اجازت نہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ پھر وہی شخص ان چیزوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرے جن کی شریعت نے مطلق اجازت نہیں دی۔ اور وہ حرام کھاوے، پیوے اور بدکاری اور شہوت کو پورا کرے"۔

(الحکم ۲۴/جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲)

حمدِ الٰہی، تسبیح، تہلیل، تبتّل اور انقطاع الی اللہ اختیار کیا جائے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی طاقتیں بڑھتی ہیں۔ خداتعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خداتعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں۔ جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۔ مورخہ ۱۷/جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت ﷺ رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے"۔

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰، ۲۱)

تلاوت قرآن کریم دعاؤں اور ذکر الٰہی کے خاص دن

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اس مہینہ میں قرآن مجید کی تلاوت کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ اور بہتر یہ ہے کہ قرآن مجید کے دو دَور مکمل کئے جائیں ورنہ کم از کم ایک تو ضرور ہو۔ اور ہر رحمت کی آیت پر خدائی رحمت طلب کی جائے اور ہر عذاب کی آیت پر استغفار کیا جائے۔

اس مہینہ میں دعاؤں اور ذکر الٰہی پر بھی بہت زور ہونا چاہئے اور دعا کے وقت دل میں یہ کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے کہ ہم گویا خدا کے سامنے بیٹھے ہیں یعنی خدا ہمیں دیکھ رہا ہے اور ہم خدا کو دیکھ رہے ہیں۔ دعاؤں میں اسلام اور احمدیت کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح ...... ایدہ اللہ کی صحت اور درازیٔ عمر اور سلسلہ کے مبلغوں اور کارکنوں اور قادیان کے درویشوں اور ان کے مقاصد کی کامیابی کو مقدم کیا جائے۔ عمومی دعاؤں میں ﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ بڑی عجیب و غریب دعا ہے اور نفس کی تطہیر کے لئے ﴿لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ غیر معمولی تاثیر رکھتی ہے۔ اور استعانت باللہ کے لئے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِیْثُ کامیاب ترین دعاؤں میں سے ہے۔ اور سورۂ فاتحہ تو دعاؤں کی سرتاج ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ، ۹/مارچ ۱۹۶۱ء)

کثرت کے ساتھ درود پڑھنا چاہئے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

"برکات کے حصول کے لئے کثرت کے ساتھ درود پڑھنا اوّل درجہ کی تاثیر رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں کہ ایک رات میں نے اس کثرت سے درود پڑھا کہ میرا دل و سینہ معطر ہو گیا۔ اس رات خواب میں دیکھا کہ فرشتے نور کی مشکیں بھر بھر کے میرے مکان کے اندر آرہے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ نور اس درود کا ثمرہ ہے جو تو نے محمد ﷺ پر بھیجا ہے"۔

(روزنامہ الفضل ربوہ، ۹/مارچ ۱۹۶۱ء)

رمضان المبارک قبولیت دعا کے خاص ایام

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد، مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"......چونکہ اس آیت سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی روزوں کا ذکر ہے اس لئے اس آیت کے ذریعہ مومنوں کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ یوں تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور ان کی حاجات کو پورا فرماتا ہے لیکن رمضان المبارک کے ایام قبولیت دعا کے لئے مخصوص ہیں۔ اس لئے تم ان دنوں سے فائدہ اٹھاؤ اور خداتعالیٰ کے قریب ہونے کی کوشش کرو۔ ورنہ اگر رمضان کے مہینہ میں بھی تم خالی ہاتھ رہے تو تمہاری بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں ہوگا۔

......یہ آیت خداتعالیٰ نے روزوں کے ساتھ بیان کی ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ اس کا روزوں سے بہت گہرا تعلق ہے۔ اور اس کے روزوں کے ساتھ بیان کرنے کی وجہ یہی ہے کہ جس طرح مظلوم کی ساری توجہ محدود ہو کر ایک ہی طرف یعنی خداتعالیٰ کی طرف لگ جاتی ہے اسی طرح ماہ رمضان میں مسلمانوں کی توجہ خداتعالیٰ کی طرف ہو جاتی ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ جب کوئی پھیلی ہوئی چیز محدود ہو جائے تو اس کا زور بہت بڑھ جاتا ہے جیسے دریا کا پاٹ جہاں تنگ ہوتا ہے وہاں پانی کا بڑا زور ہوتا ہے۔ اسی طرح رمضان کے مہینہ میں وہ اسباب پیدا ہو جاتے ہیں جو دعا کی قبولیت کا باعث بن جاتے ہیں۔ اس مہینہ میں مسلمانوں میں ایک بہت بڑی جماعت ایسی ہوتی ہے جو راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی ہے۔ پھر سحری کے لئے سب کو اٹھنا پڑتا ہے اور اس طرح ہر ایک کو کچھ نہ کچھ عبادت کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اس وقت لاکھوں انسانوں کی دعائیں جب خداتعالیٰ کے حضور پہنچتی ہیں تو خداتعالیٰ ان کو رڈ نہیں کرتا بلکہ انہیں قبول فرماتا ہے۔ اُس وقت مومنوں کی جماعت ایک کرب کی حالت میں ہوتی ہے۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ ان کی دعا قبول نہ ہو۔ درد اور کرب کی حالت کی دعا ضرور سنی جاتی ہے۔ جیسے یونسؑ کی قوم کی حالت کو دیکھ کر خداتعالیٰ نے ان کو بخش دیا اور ان سے عذاب ٹل گیا۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ سب اکٹھے ہو کر خداتعالیٰ کے حضور جھک گئے تھے۔

پس رمضان کا مہینہ دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتا ہے۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں دعا کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ﴿قَرِیْبٌ﴾ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اگر وہ قریب ہونے پر بھی نہ مل سکے تو اور کب مل سکے گا۔ جب بندہ اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیتا ہے اور اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اب وہ خداتعالیٰ کا در چھوڑ کر اور کہیں نہیں جائے گا تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے اس پر کھل جاتے ہیں اور ﴿اِنِّیْ قَرِیْبٌ﴾ کی آواز خود اس کے کانوں میں آنے لگتی ہے جس کے معنے سوائے اِس کے اور کیا ہو سکتے ہیں کہ خداتعالیٰ ہر وقت اُس کے ساتھ رہتا ہے۔ اور جب کوئی بندہ اس مقام تک پہنچ جائے تو اسے سمجھ لینا چاہئے کہ اُس نے خدا کو پالیا"۔

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ تفسیر سورۃ البقرہ زیر آیت ۱۸۷)

کلام الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"پس رمضان کلام الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرنی چاہئے۔ اور اسی وجہ سے ہم بھی اس مہینہ میں درس قرآن کا انتظام کرتے ہیں۔ دوستوں کو چاہئے کہ اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کریں۔ اور قرآن کریم کے معانی پر غور کیا کریں تاکہ ان کے اندر قربانی کی روح پیدا ہو جس

کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی"۔

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ سورۃ البقرہ زیر آیت ۱۸۶)

دلوں میں خدا کی محبت کا بیج بونے کا مہینہ

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اپنی اگلی نسلوں کی تربیت کی کوشش کریں۔ ان کو بار بار یہ بتائیں کہ عبادت کے بغیر تمہاری زندگی بالکل بے معنی اور بے حقیقت بلکہ باطل ہے۔ ایک ایسی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں کسی شمار میں نہیں آئے گی۔ اس لئے جانوروں کی طرح یہیں مر کر مٹی ہو جاؤ گے۔ مگر فرق صرف یہ ہے کہ جانور تو مر کر نجات پا جاتے ہیں تم مرنے کے بعد جزا سزا کے میدان میں حاضر کئے جاؤ گے۔ پس یہ شعور ہے جسے ہمیں اگلی نسلوں میں پیدا کرنا ہے اور رمضانِ مبارک میں ایک بہت اچھا موقع ہے کیونکہ فضا سازگار ہو جاتی ہے۔

رمضان ایک ایسا مہینہ ہے جس میں ایسے چہرے بھی دکھائی دیتے ہیں مسجدوں میں، جو پہلے کبھی دکھائی نہیں دیئے اور ان کو دیکھ کر دل میں کسی قسم کی تحقیر کے جذبے نہیں پیدا ہوتے۔ کیونکہ اگر انسان ان چہروں کو دیکھے اور تحقیر کی نظر سے کہ اب آگیا ہے رمضان میں، پہلے کہاں تھا تو میرا یہ ایمان ہے کہ ایسی نظر سے دیکھنے والے کی اپنی عبادتیں بھی سب باطل ہو جائیں گی اور ضائع ہو جائیں گی۔ کیونکہ اللہ کے دربار میں اگر کوئی حاضر ہوتا ہے، ایک دفعہ بھی حاضر ہوتا ہے اگر آپ کو اللہ سے محبت ہے تو پیار کی نظر ڈالنی چاہئے اس پر اور کوشش کرنی چاہئے کہ اس کو اور قریب کریں اور اس کو بتائیں کہ الحمدللہ تمہیں دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوتی ہے۔ تم اٹھے، تکلیف کی ہے، پہلے عادت نہیں تھی۔ اب آگئے ہو 'بسم اللہ جی آیاں نوں' کہو اس کو اور اس کو پیار کے ساتھ سینے سے لگائیں تاکہ آپ کے ذریعے سے اور آپ کے اخلاص کے اظہار کے ذریعے سے وہ ہمیشہ کے لئے خدا کا ہو جائے۔

یہ وہ طریق ہے جس سے آپ اپنے گھر میں اپنے بچوں کی بہت عمدہ تربیت کر سکتے ہیں۔ جب وہ صبح اٹھتے ہیں تو ان کو پیار اور محبت کی نظر سے دیکھیں، ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ ان کو بتائیں کہ تم جو اٹھے ہو تو خدا کی خاطر اٹھے ہو اور ان سے یہ گفتگو کیا کریں کہ بتاؤ آج نماز میں تم نے کیا کیا۔ کیا اللہ سے باتیں کیں، کیا دعائیں کیں اور اس طریق پر ان کے دل میں بچپن ہی سے خدا تعالیٰ کی محبت کے بیج مضبوطی سے گاڑے جائیں گے یعنی جڑیں ان کی مضبوط ہونگی۔ ان میں وہ تمام صلاحیتیں جو خدا کی محبت کے بیج میں ہوا کرتی ہیں وہ نشوونما پا کر کونپلیں نکالیں گی۔

پس رمضان اس پہلو سے کاشتکاری کا مہینہ ہے۔ آپ نے بچوں کے دلوں میں خدا کی محبت کے بیج بونے ہیں۔ اس طریق پر ان کی آبیاری کرنی ہے یعنی روزمرہ ان کو نیک باتیں بتا بتا کر کہ ان بیجوں سے بڑی سرسبز خوشنما کونپلیں پھوٹیں اور رفتہ رفتہ وہ بیج ایک شجرہ طیبہ کی صورت اختیار کر جائیں جس کی جڑیں تو زمین میں پیوستہ ہوتی ہیں مگر شاخیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔

تو رمضانِ مبارک کو روزوں کے لحاظ سے جیسے گزارنا ہے وہ تو عام طور پر سب جانتے ہی ہیں مگر میں ان فائدوں پر نگاہ رکھ رہا ہوں جو رمضان میں خاص طور پر ہجوم کر کے آ جاتے ہیں اور اس وقت آپ اس ہجوم سے استفادہ کریں اور زیادہ سے زیادہ برکتیں لوٹ لیں۔ یہ مقصد ہے اس نصیحت کا جس کے لئے میں آج آپ کو متوجہ کر رہا ہوں۔ بعض لوگ جانتے ہیں کنکوے اڑائے جاتے ہیں مگر بسنت میں جو کنکووں کے اڑنے کا عالم ہے وہ چیز ہی اور ہو جاتی ہے۔ پس خدا کی یادوں کے لئے یہ مہینہ بسنت بن گیا ہے اور بار بار ذکر الٰہی کے جو گیت ہیں وہ گھر گھر سے بلند ہوتے ہیں۔ مختلف وقتوں میں اٹھتے ہیں، صبح و شام تلاوت کی آوازیں آتی ہیں اور طرح طرح سے انسان اللہ کی یاد کو زندہ اور تازہ اور دائم کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ جو یاد آئے وہ پھر ہاتھ سے نکل نہ جائے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷/جنوری ۱۹۹۷ء)

بچوں کو سحری کے وقت اٹھا کر نوافل پڑھنے کی عادت ڈالی جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"دوسری بات رمضان میں یہ ہے کہ بچوں کو سحری کے وقت اٹھا کر کھانے سے پہلے نوافل پڑھنے کی عادت ڈالی جائے۔ قادیان میں یہی دستور تھا جو بہت ہی ضروری اور مفید تھا۔ جسے اب بہت سے گھروں میں ترک کر دیا گیا ہے۔ قادیان میں یہ بات رائج تھی کہ روزہ شروع ہونے سے پہلے بچوں کو عین اس وقت نہیں اٹھاتے تھے کہ صرف کھانے کا وقت رہ جائے بلکہ لازماً اتنی دیر پہلے اٹھاتے تھے کہ بچہ کم سے کم دو چار نوافل پڑھ لے۔ چنانچہ مائیں بچوں کو کھانا نہیں دیتی تھیں جب تک پہلے نفل پڑھنے سے فارغ نہ ہو جائیں۔

سب سے پہلے اٹھ کر وضو کرواتی تھیں اور پھر ان کو نوافل پڑھاتی تھیں تاکہ ان کو پتہ لگے کہ روزہ کا اصل مقصد روحانیت حاصل کرنا ہے۔ اس امر کا اہتمام کیا جاتا تھا کہ بچے پہلے تہجد پڑھیں، قرآن کریم کی تلاوت کریں پھر کھانے پہ آئیں۔ اور اکثر اوقات الا ماشاءاللہ تہجد کا وقت کھانے کے وقت سے بہت زیادہ ہوتا تھا۔ کھانا تو آخری دس پندرہ منٹ میں بڑی تیزی سے کھا کر فارغ ہو جاتے تھے جب کہ تہجد کے لئے ان کو آدھ پون گھنٹہ مل جاتا تھا۔ اب جن گھروں میں بچوں کو روزہ رکھنے کی ترغیب بھی دی جاتی ہے ان کو اس سلیقے اور اہتمام کے ساتھ روزہ نہیں رکھوایا جاتا بلکہ آخری منٹوں میں جب کہ کھانے کا وقت ہوتا ہے ان کو کہہ دیا جاتا ہے آؤ روزہ رکھ لو اور اسی کو کافی سمجھا جاتا ہے۔

یہ تو درست ہے کہ اسلام توازن کا مذہب ہے، میانہ روی کا مذہب ہے لیکن کم روی کا مذہب تو نہیں۔ اس لئے میانہ روی اختیار کرنی چاہئے۔ جہاں روزہ رکھنا فرض قرار دیا ہے وہاں فرض سمجھنا چاہئے۔ جہاں روزہ فرض قرار نہیں دیا وہاں اس رخصت سے خدا کی خاطر استفادہ کرنا چاہئے۔ یہ نیکی ہے۔ اسکا نام میانہ روی ہے۔ اس لئے جماعت کو اپنے روزمرہ کے معیار کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور روزہ کھلوانے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور روزہ کا معیار بڑھانے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰/ مئی ۱۹۸۶ء)

رمضان میں جھوٹ سے چھٹکارہ پائیں

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

...... تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس نصیحت کو پکڑیں اور اس نصیحت سے اپنے سفر کا آغاز کریں کیونکہ اکثر جو نومبایعین ہیں ان کو تو میں نے سچا ہی دیکھا ہے، خصوصاً یورپ میں اکثر لوگ سچ کے ہی عادی ہیں۔ یہ بدقسمتی ہے بعض تیسرے درجے کی دنیا کی جس میں افریقہ بھی شامل ہے پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، ایسے لوگ ہیں بڑا ہی جھوٹ بولتے ہیں اور روزمرہ کی چھوٹی چھوٹی باتوں میں جھوٹ کا سہارا لئے بغیر آگے بڑھ ہی نہیں سکتے۔ ان کے سیاست دان بھی جھوٹے، ان کے پولیس کارندے بھی جھوٹے، ان کی سول سروس والے بھی جھوٹے، ان کے تقویٰ انصاف قائم کرنے والے بھی جھوٹے، ان کے مانگنے والے بھی جھوٹے، ان کے دینے والے بھی جھوٹے، اتنا جھوٹ ہے کہ ایسی وبا جھوٹ کی شاید ہی دنیا میں کبھی کبھی دنیا پر بلا کے طور پر اتری ہو۔ تو رمضان کا مہینہ ہے سب سے پہلے وہ لوگ جو ایسے ملکوں سے یہاں آئے ہیں یا دوسرے ملکوں میں گئے ہیں جہاں جھوٹ نہیں ہے وہ پہلے اپنے نفس کی تو اصلاح کر لیں۔ بھوکے رہیں گے اور جھوٹ بھی بولیں گے تو بھوکے رہنا سب کچھ باطل ہو جائے گا۔ مفت کا عذاب ہے، گناہِ بے لذت ہے۔ یعنی یوں کہنا چاہئے، ثواب ہے جو تکلیف وہ ثواب ہے لیکن ثواب نہیں ملتا۔ ایسا ثواب ہے جو فرضی ثواب ہے تکلیف چھوڑ جاتا ہے ثواب نہیں ہوتا۔ تو اس کا کیا فائدہ"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳/فروری ۱۹۹۵ء)

سحری و افطاری کو تربیت کے لئے استعمال کریں

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"دیکھو رمضان میں کیسے اعلیٰ اعلیٰ مواقع آپ کو نصیب ہوتے ہیں اور کس طرح روزمرہ آپ کی اولاد کی تربیت آپ کے لئے آسان ہو جاتی ہے۔ ایک ماحول بنا ہوا ہے، اٹھ رہے ہیں روزوں کے وقت، افطاری کے وقت اکٹھے ہو رہے ہیں اس وقت عام طور پر لوگ گپیں مار کے اپنا وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ سحری کے وقت بھی میں نے دیکھا ہے یہ رجحان ہے کہ ہلکی پھلکی باتیں کر کے تو ہنسی مذاق یا دوسری باتوں میں سحری کے وقت کو ٹال دیتے ہیں اور ضائع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح افطاری کا حال۔ تو میں آپ کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے سحری اور افطاری کو تربیت کے لئے استعمال کریں اور تربیت کے مضمون کی باتیں کیا کریں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷/ جنوری ۱۹۹۷ء)

روزوں میں حائل بیماریوں سے بچنے کے لئے دعا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ، یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا"۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا۔ مگر اس نے قید بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ سے مجھے محروم نہ رکھے تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو

باقی صفحہ نمبر۶ پر ملاحظہ فرمائیں

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

☆.....☆.....☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

خطبہ جمعہ

قیامت کے روز مومنوں کا نور ان کے آگے بھی تیزی سے چلے گا اور ان کے دائیں بھی اور وہ کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کر دے اور بخش دے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۸/اکتوبر ۲۰۰۲ء مطابق ۱۸/اخاء ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا. عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ. يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ. نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا. اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾۔(سورۃ التحریم:۹)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی طرف خالص توبہ کرتے ہوئے جھکو۔ بعید نہیں کہ تمہارا ربّ تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں، جس دن اللہ نبی کو اور ان کو رُسوا نہیں کرے گا جو اس کے ساتھ ایمان لائے۔ ان کا نور ان کے آگے بھی تیزی سے چلے گا اور ان کے دائیں بھی۔ وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کر دے اور ہمیں بخش دے۔ یقیناً تو ہر چیز پر جسے تُو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

حضرت ابوذر اور ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز میں اپنی امّت کو دوسری امتوں کے درمیان سے بھی پہچان لوں گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ اپنی امّت کو کیسے پہچانیں گے؟ آپؐ نے فرمایا: میں ان کو اس طرح پہچانوں گا کہ اُن کو اُن کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ نیز میں انہیں سجدوں کے نتیجے میں اُن کے چہروں پر ظاہر ہونے والے نشانات سے پہچانوں گا۔ نیز میں اُن کے نُور سے انہیں پہچانوں گا جو اُن کے آگے آگے چل رہا ہوگا۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند الانصار)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو لوگ دنیا میں ایمان کا نور رکھتے ہیں، ان کا نور قیامت کو ان کے آگے اور ان کے داہنی طرف دوڑتا ہوگا اور ہمیشہ یہی کہتے رہیں گے کہ اے خدا ہمارے نور کو کمال تک پہنچا اور اپنی مغفرت کے اندر ہمیں لے لے، تُو ہر چیز پر قادر ہے۔

اس آیت میں یہ جو فرمایا کہ وہ ہمیشہ یہی کہتے رہیں گے کہ ہمارے نور کو کمال تک پہنچا۔ یہ ترقیات غیر متناہیہ کی طرف اشارہ ہے یعنی ایک کمال نورانیت کا انہیں حاصل ہوگا، پھر دوسرا کمال نظر آئے گا اس کو دیکھ کر پہلے کمال کو ناقص پائیں گے۔ پس کمالِ ثانی کے حصول کے لئے التجا کریں گے اور جب وہ حاصل ہوگا تو ایک تیسرا مرتبہ کمال کا ان پر ظاہر ہوگا، پھر اس کو دیکھ کر پہلے کمالات کو ہیچ سمجھیں گے اور اس کی خواہش کریں گے۔ یہی ترقیات کی خواہش ہے جو اَتْمِمْ کے لفظ سے سمجھی جاتی ہے۔

غرض اسی طرح غیر متناہی سلسلہ ترقیات کا چلا جائے گا، تنزل کبھی نہیں ہوگا اور نہ کبھی بہشت سے نکالے جائیں گے بلکہ ہر روز آگے بڑھیں گے اور پیچھے نہ ہٹیں گے۔...... تو بہشتی اس بات کی خواہش کریں گے کہ کمالِ تام حاصل کریں اور سراسر نُور میں غرق ہو جائیں"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۲، ۴۱۳)

.........❀❀❀❀ ❀❀❀❀.........

"وقفِ جدید کو خدا تعالیٰ نے جو برکتیں عطا فرمائیں وہ اس بات کی مظہر ہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ کے دل میں یہ تحریک، الٰہی تحریک ہی تھی اور جو ولولہ اللہ نے ڈالا تھا وہ الٰہی ولولہ ہی تھا جو ساری جماعت کے دلوں میں منتقل ہونا شروع ہوا"۔

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اے خطاؤں کو ڈھانپنے والے

دیدہ و دل ہوئے نثار بہت — جب سے دیکھا ہے حسنِ یار بہت
یہ کرشمہ نہ ہو محبت کا — دل میں چبھتا ہے ایک خار بہت
تُو نہاں در نہاں تھا دل میں مرے — کیوں ہوا دربدر مَیں خوار بہت
تُو رگِ جاں سے بھی قریب سہی — پھر بھی رہتا ہے انتظار بہت
تجھ سا یار وفا شعار کہاں — یوں تو دیکھے ہیں غمگسار بہت
ایک تُو کہ مداوائے غمِ دل — ایک مَیں ہوں کہ دلفگار بہت
اے خطاؤں کو ڈھانپنے والے — دیکھ مجھ کو کہ شرمسار بہت
ڈال عِصیاں پہ چادرِ رحمت — ہے قبا اپنی تار تار بہت
اب تو کہہ دے زباں سے لَا تَحْزَنْ — کہہ چکا ہوں میں حالِ زار بہت

طالبِ دید ہے دلِ حافظ
طُور ہے آج بے قرار بہت

(ڈاکٹر فضل الرحمن بشیر۔ تنزانیہ)

KMAS TRAVEL

Travel by Air and Ferry

جب بھی سفر کا ارادہ کریں خواہ سفر جہاز سے ہو یا فیری سے ہمیں ضرور فون کریں۔ انشاء اللہ ہم آپ کی راہنمائی کریں گے۔ پی آئی اے، امارات، گلف یا کویت کے لئے رعایتی ٹکٹ دستیاب ہیں۔

ٹکٹ گھر بیٹھے حاصل کریں۔

ہماری ترقی کا راز — آپ کا پُر خلوص تعاون

KMAS TRAVEL DARMSTADT(GERMANY)

Phone: 06151- 8700646 - 01705534658- Fax: 06150-866394

بقیہ: ماہ رمضان کے مبارک ایام کیسے گزاریں جائیں؟ ازصفحہ نمبر ۴

چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور (بہادر) ثابت کردے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶/جنوری ۱۹۹۸ء)

روزہ صحت و تندرستی کا ضامن ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں صُومُوا تَصِحُّوْا روزے رکھو تاکہ تمہاری صحت اچھی ہو۔ اور صحت تبھی اچھی ہو سکتی ہے کہ اگر آپ روزوں سے یہ سبق سیکھیں کہ ہم جو بہت زیادہ کھایا کرتے ہیں بڑی سخت بے وقوفی تھی۔ رمضان نے ہمیں یہ کھانے کا سلیقہ سمجھا دیا ہے۔ درحقیقت اس سے بہت کم پر ہمارا گزارہ ہو سکتا ہے جو ہم پہلے کھایا کرتے تھے۔ تو اپنی خوراک بچاؤ اور اس کے ساتھ اپنی صحت کی حفاظت کرو۔

اب امر واقعہ یہ ہے کہ اس سے بہتر ڈائٹنگ کا اور کوئی طریق نہیں ہے جو روزوں نے ہمیں سکھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ روزے میں کھانا کم کرنا لازم ہے کیونکہ کھانا کم کئے بغیر جو اعلیٰ مقصد ہے روزے کا وہ پورا نہیں ہو سکتا۔ یعنی صرف یہ نہیں کہ کچھ وقت بھوکے رہنا ہے بلکہ دونوں کناروں پر بھی صبر سے کام لو اور نسبتاً اپنی غذا تھوڑی کرتے چلے جاؤ۔ فرماتے ہیں اس کے بغیر انسان کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہو سکتی۔ ذکر الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی ایک روحانی غذا ہے اور روزمرہ کا کھانا ایک جسمانی غذا ہے۔ تو رمضان کی برکت یہ ہے یا روزوں کی برکت یہ ہے کہ وہ جسمانی غذا سے ہماری توجہ روحانی غذا کی طرف پھیر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی میں ایک لطف آنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ روحانی لطف ہے جو آپ کی روح کو تر و تازہ کرتا ہے۔ اس کی مضبوطی کا انتظام کرتا ہے اور جسم پہ جو زائد چربیاں چڑھی تھیں ان کو پگھلاتا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷/جنوری ۱۹۹۷ء)

سحری اور افطاری میں اعتدال کو پیش نظر رکھیں

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"اسی طرح افطاری میں تنوع اور سحری میں تکلفات بھی نہیں ہونے چاہئیں اور یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ سارا دن بھوکے رہے ہیں اب پُرخوری کر لیں۔ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ افطاری کے لئے کوئی تکلفات نہ کرتے تھے۔ کوئی کھجور سے، کوئی نمک سے، بعض پانی سے اور بعض روٹی سے افطار کر لیتے تھے۔ ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم اس طریق کو پھر جاری کریں اور رسول کریم ﷺ اور صحابہؓ کے نمونہ کو زندہ کریں"۔

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ سورۃ البقرہ زیر آیت ۱۸۶)

افطار پارٹیاں کیسی ہونی چاہئیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"پس افطاریوں میں بھی بہتر یہی ہے کہ آپ اپنے ہمسایوں کو دیکھیں، ارد گرد جگہ تلاش کریں اور روزمرہ واقف جو آپ کے دکھائی دیتے ہیں ان کو بھیجیں مگر صدقے کے رنگ میں نہیں۔ کیونکہ افطاری کا جو تعلق ہے وہ صدقے سے نہیں ہے۔ افطاری کا تعلق محبت بڑھانے سے ہے اور رمضان کے مہینے میں اگر آپ کچھ کھانا بنا کے بھیجتے ہیں تو طبعی طور پر محبت بھی بڑھتی ہے اور دعا کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ اس عزت اور احترام سے چیز دیں کسی غریب کو یا ایسے شخص کو جو نسبتاً غریب ہے کہ اس میں محبت کا پہلو غالب ہو اور صدقے کا کوئی دور کا عنصر بھی شامل نہ ہو تو یہ وہ افطاری ہے جو آپ کے لئے باعث ثواب بنے گی اور آپ کے حالات بھی سدھارے گی۔

.... مگر جب آپ افطاری کی دعوتیں کرتے ہیں تو بعض دفعہ بالکل برعکس نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ روزہ کھول کے انسان ذکر الٰہی میں مصروف ہو قرآن کریم کی تلاوت کرے جو تراویح پڑھتے ہیں وہ تراویح کے لئے تیار ہو کر جائیں اس کی بجائے مجلسیں لگ جاتی ہیں جو بعض دفعہ اتنی لمبی چل جاتی ہیں کہ عبادتیں بھی ضائع ہونے لگتی ہیں اور اگر اس دن کی عشاء کی نماز پڑھ بھی لیں وقت کے اوپر تو دوسرے دن تہجد کی نماز پر اثر پڑ جائے گا۔

.... رمضان کے مہینے میں یہ مشاغل کرنا اس قسم کے یہ میرے نزدیک رمضان کے مقاصد سے متصادم ہے۔ اس سے ٹکرانے والی بات ہے۔ تو جو افطاریاں ہو چکیں پہلے ہفتے میں ہو گئیں آئندہ سے توبہ کریں اور مجالس نہ لگائیں گھروں میں۔ مجالس وہی ہیں جو ذکر الٰہی کی مجلسیں ہیں اور افطاری کی مجلسوں کو میں نے نہیں کبھی ذکر الٰہی کی مجلسوں میں تبدیل ہوتے دیکھا۔ پھر وہ سجاوٹ کی مجلسیں بن جاتی ہیں، اچھے کپڑے پہن کر عورتیں، بچے جاتے ہیں۔ وہاں خوب گپیں لگائی جاتی ہیں، کھانے کی تعریفیں ہوتی ہیں اور طرح طرح کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور دوسرے دن اپنے تہجد کو ضائع کر دیتے ہیں اور پھر بے ضرورت باتیں بہت ہوتی ہیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷/جنوری ۱۹۹۷ء)

بچوں کو روزہ رکھنے کی مشق کرائی جائے

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ شریعت نے چھوٹی عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لیکن بلوغت کے قریب انہیں کچھ روزے رکھنے کی مشق ضرور کرانی چاہئے۔ مجھے جہاں تک یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے پہلا روزہ رکھنے کی اجازت بارہ تیرہ سال کی عمر میں دی تھی۔ لیکن بعض بیوقوف چھ سات سال کے بچوں سے روزہ رکھواتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کا ثواب ہوگا۔ یہ ثواب کا کام نہیں بلکہ ظلم ہے کیونکہ یہ عمر نشوونما کی ہوتی ہے۔ ہاں ایک عمر وہ ہوتی ہے کہ بلوغت کے دن قریب ہوتے ہیں اور روزہ فرض ہونے والا ہی ہوتا ہے اُس وقت ان کو روزہ کی مشق ضرور کروانی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت اور سنت کو اگر دیکھا جائے تو بارہ تیرہ سال کے قریب کچھ کچھ مشق کرانی چاہئے۔ اور ہر سال چند روزے رکھوانے چاہئیں یہاں تک کہ اٹھارہ سال کی عمر ہو جائے جو میرے نزدیک روزہ کی بلوغت کی عمر ہے۔ مجھے پہلے سال صرف ایک روزہ رکھنے کی اجازت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی تھی۔ اس عمر میں تو صرف شوق ہوتا ہے۔ اس شوق کی وجہ سے بچے زیادہ روزے رکھنا چاہتے ہیں مگر یہ ماں باپ کا کام ہے کہ انہیں روکیں۔ پھر ایک عمر ایسی ہوتی ہے کہ اس میں چاہئے کہ بچوں کو جرأت دلائیں کہ وہ کچھ روزے رکھیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی دیکھتے رہیں کہ وہ زیادہ نہ رکھیں۔ اور دیکھنے والوں کو بھی اس پر اعتراض نہ کرنا چاہئے کہ یہ سارے روزے کیوں نہیں رکھتا۔ کیونکہ اگر بچہ اس عمر میں سارے روزے رکھے گا تو آئندہ نہیں رکھ سکے گا۔

اسی طرح بعض بچے خَلقی لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے بعض لوگ اپنے بچوں کو میرے پاس ملاقات کے لئے لاتے ہیں تو بتاتے ہیں کہ اس کی عمر پندرہ سال ہے حالانکہ وہ دیکھنے میں سات آٹھ سال کے معلوم ہوتے ہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ ایسے بچے روزوں کے لئے شاید اکیس سال کی عمر میں بالغ ہوں۔ اس کے مقابلہ میں ایک مضبوط بچہ غالباً پندرہ سال کی عمر میں ہی اٹھارہ سال کے برابر ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ میرے ان الفاظ ہی کو پکڑ کر بیٹھ جائے کہ روزہ کی بلوغت کی عمر اٹھارہ سال ہے تو نہ وہ مجھ پر ظلم کرے گا اور نہ خدا تعالیٰ پر بلکہ اپنی جان پر آپ ظلم کرے گا۔ اسی طرح اگر کوئی چھوٹی عمر کا بچہ پورے روزے نہ رکھے اور لوگ اس پر طعن کریں تو وہ اپنی جان پر ظلم کریں گے"۔ (تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ سورۃ البقرہ زیر آیت ۱۸۵)

رمضان کا آخری عشرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ایک حدیث مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۷۵ مطبوعہ بیروت سے لی گئی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عمل کے لحاظ سے ان دس دنوں یعنی آخری عشرہ سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے نزدیک عظمت والے اور محبوب اور کوئی دن نہیں ہیں۔ عمل کے لحاظ سے جو ان دنوں میں برکت ہے ایسے اور کسی عشرے اور کسی اور دن میں برکت نہیں ہے۔ پس مبارک ہو کہ ابھی کچھ دن باقی ہیں اور یہ برکتیں کلیۃً ہمیں وداع کہہ کر چلی نہیں گئیں۔ آپ ان کا استقبال کریں تو آپ کے گھر اتر کر ٹھہر بھی سکتی ہیں اور یہی حقیقی نیکی کا مفہوم ہے۔ نیکی وہ جو آکر ٹھہر جائے اور پھر رخصت نہ ہو۔

ان ایام میں خصوصیت سے رسول اللہ ﷺ نے جس ذکر الٰہی کی تاکید فرمائی ہے وہ ایک ہے تہلیل۔ تہلیل سے مراد ہے لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰه، دوسرے تکبیر اَللّٰهُ اَكْبَر، اَللّٰهُ اَكْبَر، تیسرے تحمید، اَلْحَمْدُلِلّٰه، اَلْحَمْدُلِلّٰه۔ تو یہ تین سادہ سے ذکر ہیں جو بآسانی ہر شخص کو توفیق ہے کہ ان پر زور ڈالے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳/جنوری ۱۹۹۸ء۔)

آنسوؤں اور دعاؤں کی آبشاریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"جب رمضان آخر پر آتا ہے تو اس کی کیفیت ایسی ہوتی ہے جیسے آبشار کے قریب پانی کے بہاؤ کی ہوتی ہے۔ اس میں ایک روانی اور تیزی آجاتی ہے اور رمضان کے آخری دس دن تو انسان کو بہا لے جاتے ہیں۔ آنسوؤں کی آبشاریں بھی جاری ہوتی ہیں جو دلوں سے پھوٹتی ہیں"۔

فرمایا: "جو دن باقی ہیں ان کا حق ادا کریں اور ان کو اس طرح اپنا لیں کہ آپ کو ان دنوں سے پیار ہونے لگے اور وہ دن آپ کو ایسا اپنا لیں کہ وہ اپنی برکتیں آپ کے ساتھ چھوڑ جائیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲/فروری ۱۹۹۶ء)

نئی پیدائش کی خوشخبری

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ہر رمضان ہمارے لئے ایک نئی پیدائش کی خوشخبری لے کر آتا ہے۔ اگر ہم ان شرطوں کے ساتھ رمضان میں سے گزر جائیں جو آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی ہیں تو گویا ہر سال ایک نئی روحانی پیدائش ہوگی اور گزشتہ تمام گناہوں کے داغ دھل جائیں گے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶/جنوری ۱۹۹۶ء)

پس رمضان کے مقدس اور بابرکت مہینہ کی بہت حفاظت اور اہتمام کرنا چاہئے تاکہ جسمانی، روحانی اور اخلاقی ہر لحاظ سے سارا سال رمضان ہمارے لئے امن و سلامتی کا ذریعہ بنا رہے اور یہ ایک بابرکت مہینہ سارے سال کے شرور و معاصی کے ازالہ اور کفارہ کا موجب بن جائے۔

خطبہ جمعہ

تمام تر مقصد رمضان کا خدا کا ملنا ہے

رمضان سچ کی ہوائیں چلاتا ہے۔ ساری دنیا میں جھوٹ کے خلاف جہاد جاری رکھیں اور یہ جہاد اپنے نفوس سے شروع ہوگا۔

(روزوں کے تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بیان فرمودہ بعض احادیث کی پُرمعارف تشریح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۹ر فروری ۱۹۹۶ء مطابق ۹ر تبلیغ ۱۳۷۵ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ . اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ. فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْعَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ. وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ . فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ . وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾۔ (البقرہ: ۱۸۴، ۱۸۵)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے جاتے رہے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ ﴿اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰت﴾ گنتی کے چند دن ہیں۔ یا چند دن جنہیں گنا جاتا ہے ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْعَلٰى سَفَرٍ﴾ پس تم میں سے جو بھی کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں وہ یہ گنتی پوری کرے ﴿ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ اور وہ لوگ جو طاقت نہیں رکھتے یعنی روزے کی طاقت نہیں رکھتے ان پر مسکین کو کھانا کھلانا فدیہ ہے۔ یا وہ لوگ جو فدیہ دینے کی طاقت رکھتے ہیں ان کو فدیہ دینا چاہئے ﴿ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ﴾ پس اس پہلو سے جو طوعی نیکی، شوق سے نیکی کرنے والا ہو وہی اس کے لئے اچھا ہے۔ یعنی نیکی میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہئے ﴿وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ﴾ اور اگر تم روزے رکھ سکو تو یہ بہتر ہے اگر تم اس کو جانتے کہ اس میں کیا فوائد ہیں۔

یہ آیت پہلے بھی میں نے رمضان ہی میں تلاوت کی تھی۔ پہلے بھی اس کے متعلق کچھ باتیں آپ کی خدمت میں عرض کی تھیں مگر قرآن کریم کے مضامین تو بے انتہا ہیں ہر آیت کو بار بار پڑھنے سے کچھ نئے مضامین سامنے آتے جاتے ہیں۔

رمضان کے تعلق میں سب سے پہلے تو میں گنتی کے چند دن کی بات کرتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا ایک پہلو اس کا یہ ہے کہ تھوڑے دن ہی تو ہیں، چند دن کی بات ہے۔ اور یہ پہلو کمزوروں کے لئے ہے۔ وہ لوگ جو روزے کا خوف کھاتے ہیں، جو روزے سے ڈرتے ہیں، جن کو نیکیوں کی عادت نہیں جن کو خدا کی راہ میں قربانیاں دینے کی مشق نہیں ہے، ان کے لئے یہ بات کیسے پیارے انداز سے ایک سہارا ہے۔ چند دن کی بات ہے کچھ کر لو، جو کچھ کر سکتے ہو کر لو اس سے تمہیں فائدہ پہنچے گا ﴿اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ کاش کہ تم جانتے، تمہیں پتہ ہوتا کہ یہ چند دن کی قربانی تمہارے لئے کیسی دائمی برکتیں لے کر آئے گی۔

ایک دوسری بات ﴿مَعْدُوْدٰتٍ﴾ میں یہ ہے کہ افسوس کہ یہ چند دن کی باتیں ہیں۔ بہت پُر بہار موسم آنے والا ہے مگر وہ لوگ جن کو محبت ہو جن کو ہر بار رمضان سے گزرنے کے بعد ایسے روحانی تجربات ہوئے ہوں ایسے لطف انہوں نے اٹھائے ہوں تو وہ جب رمضان گزرنے لگتا ہے پھر حسرت سے دیکھتے ہوئے یہ کہتے ہیں چند دن کی باتیں تھیں جو گزر گئیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ باقی سال میں وہ کیوں انہی نیکیوں کو برقرار نہیں رکھ سکتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہر بات کے موسم ہوا کرتے ہیں۔ بہار کا بھی ایک موسم ہے، خزاں کا بھی ایک موسم ہے اور موسم پر انسان کو اختیار نہیں۔

یہ تو ممکن ہے کہ خزاں کا موسم ہو اور کچھ پودے پھول پھل رہے ہوں لیکن عمومی کیفیت یہی ہے کہ جہاں تک قاعدہ کلیہ کی بات ہے خزاں میں کم ہی سبزہ دیکھنے میں آتا ہے اور کم ہی پودے ہیں جنہیں خزاں موافق آجاتی ہے۔ اور بہار میں بھی یہی صورت ہے کہ عمومی طور پر ہر چیز سرسبز و شاداب دکھائی دیتی ہے، سوکھے ہوئے درخت ہرے ہونے لگتے ہیں، شاخیں کونپلیں نکالتی ہیں اور رونق پھر دوبارہ لوٹ آتی ہے لیکن کچھ ایسے بھی سوکھے درخت ہیں جو بہار آنے پر بھی سوکھے رہ جاتے ہیں۔ تو موسم کی بات ہے۔ رمضان ایک موسم لے کر آتا ہے۔ یہ موسم قرب الٰہی کا موسم ہے۔ یہ موسم فضا تبدیل کر دیتا ہے، کمزور بھی اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور طاقتوروں کے اردگرد سہارے بن جاتے ہیں طاقتوروں کو اور آگے بڑھنے کی توفیق ملتی ہے۔ تو موسم کے جھرمٹ میں جو چیزیں ہوتی ہیں وہ بے موسم میں چاہو بھی تو ہو نہیں سکتیں سوائے اس استثناء کے، سوائے ان لوگوں کے جن کو خدا کے حضور ایک دائمی حضوری حاصل ہے مگر وہ کم ہوتے ہیں وہ استثناء ہیں۔

پس ﴿اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ﴾ کے دوسرے معنے یہ بنیں گے کہ گنتی کے چند دن آ کے گزر جانے والے ہیں اور کاش یہ جاری رہ سکتے مگر جتنے دن ہیں ان سے تو پورا فائدہ ہم اٹھائیں۔ اور ﴿مَعْدُوْدٰتٍ﴾ میں جو حرص پیدا ہوتی ہے کہ یہ گزرنے والے دن ہیں اس کی مثال وصل کی گھڑیوں سی ہے۔ وصل کی گھڑیاں بھی تو بعض دفعہ مقرر ہوتی ہیں، معین ہو جایا کرتی ہیں۔ پتہ ہے کہ محبوب کتنی دیر کے لئے آیا ہے اور انسان چاہتا ہے کہ اس کا ہر لمحہ اس کے قرب میں گزر جائے۔ یہ بھی ﴿اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ﴾ ہیں اور سزا کی گھڑیاں بھی معین ہوتی ہیں۔ فراق کے لمحے بھی ﴿اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ﴾ بن سکتے ہیں لیکن کتنے مشکل لحات ہیں کہ ایک ایک گھڑی، ایک ایک دن، ایک ایک رات گن گن کے کاٹنی پڑتی ہے۔

تو ﴿ مَعْدُوْدٰتٍ﴾ کے دونوں معنے ہیں اور ان دونوں معنوں میں یہ مضمون رمضان مبارک پر صادق آتا ہے۔ اور پھر عجیب بات ہے کہ اس کے دن واقعی جس طرح گنے جاتے ہیں اس طرح کسی اور مہینے کے دن گنے نہیں جاتے۔ آج پہلا روزہ ہو گیا، آج دوسرا ہو گیا، آج تیسرا ہو گیا اور دن گنتے وقت بھی وہی کیفیت، گننے والے کی الگ الگ کیفیت، اس کے لئے الگ الگ پیغام لے کے آتی ہے۔ آخر پر جب پہنچ جاتے ہیں تو وہ لوگ جو ڈرتے ڈرتے رمضان میں داخل ہوئے تھے کہ کتنا لمبا رمضان پڑا ہوا ہے آج ایک روزہ گزرا ہے اور بڑی مشکل سے گزرا ہے، کل دوسرا ہو گا پھر تیسرا پھر چوتھا لیکن جب رمضان الٹ پڑتا ہے جب اپنے اختتام کے پاس پہنچتا ہے تو اس کی کیفیت ویسی ہو جاتی ہے جیسے آبشار کے قریب پہنچتے پہنچتے دریا کی کیفیت ہوتی ہے۔ اس میں ایک روانی آتی ہے ایک تیزی آتی ہے ایک بہاؤ ہے جو موجیں مارتا ہوا اس کنارے کی طرف بڑھتا ہے۔ پس رمضان بھی جب بیچ کا نصف گزر چکا ہو تو الٹنے لگتا ہے، رفتہ رفتہ انسان محسوس کرتا ہے کہ اب یہ اس کنارے پر پہنچا ہے جس کے بعد یہ آبشار بن جائے گا اور آبشار بننے کے دن دراصل یہ آخری دس دن ہیں۔ اس قدر جوش اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے رمضان میں جیسے طغیانی آئی ہوئی ہو اور ہم ان دنوں کے قریب ہیں اس لئے آپ دیکھیں کہ پچھلے پندرہ دن میں جب پندرہ روزے گزرے ہیں اس کے اور اب کے درمیان تو وقت کا پتہ ہی نہیں چلا کہ کیسے گزر گیا تو اس لئے کہ ہم اس آبشار کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ آج انیسواں روزہ ہے کل اعتکاف شروع ہو جائے گا۔ عام طور پر اکیس سے تیس تک کے دس دن اعتکاف

کے ہونے چاہئیں مگر چونکہ یہ پتہ نہیں لگ سکتا تھا کہ آخری دس دن نصیب ہوں گے کہ نہیں اس لئے احتیاطاً گیارہ دن کا اعتکاف ہونے لگا۔ کیونکہ اگر انتیس کے روزے ہو جائیں اور آپ دس دن کے خیال سے اعتکاف بیٹھیں تو اعتکاف نو دن کا رہ جائے گا اور اعتکاف کے لئے دس دن کی شرط ہے۔ اس لئے فقہاء اور علماء نے اس کے سوا چارہ نہ پایا اور یہی دستور، یہی سنت تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی کہ رمضان مبارک کے آخر پر اس احتمال سے کہ کہیں انتیس کا رمضان نہ ہو ایک دن پہلے اعتکاف بیٹھتے تھے۔ اب جبکہ یقینی طور پر ہمیں پتہ چل چکا ہے کہ آخری دس دن ہمیں میسر آسکتے ہیں اگر تیس کا رمضان ہے، اس کے باوجود ہم اعتکاف کو ایک دن پہلے ہی شروع کرتے ہیں کیونکہ ایک دن کم کرنے کا فائدہ تو کوئی خاص نہیں مگر ایک دن بڑھانے کی برکت بڑی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت یہ تھی۔ آپؐ بھی تو اسی طرح کبھی گیارہ دن، کبھی دس دن بیٹھتے

> **یہ بھی دیکھیں کہ رمضان میں آپ کی وہ نیکیاں جن کی آپ کو پہلے توفیق ملا کرتی تھی کسی نئے جذبے سے جاگ اٹھی ہیں یا نہیں۔**

تھے مگر اس احتمال سے کہ دس، نو نہ رہ جائیں آپ گیارہ قبول کر لیتے تھے۔ پس اگر اس احتمال سے کہ دس کہیں نو نہ رہ جائیں گیارہ قبول کئے جا سکتے ہیں تو اس ذوق و شوق سے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت پر عمل ہو جائے کیوں دس کو گیارہ نہ بنایا جائے۔ پس اس لئے ہم نے باوجود یقینی علم ہونے کے اس طریق کو تبدیل کرنا پسند نہیں کیا اور اب بھی تمام احمدی مساجد میں قطعی طور پر علم ہونے کے باوجود کہ یہ تیس دن کا رمضان ہے گیارہ دن کا اعتکاف بیٹھا جاتا ہے بجائے دس دن کے اور جب انیس کا ہو تو پھر وہ طبعی طور پر دس ہی دن کا بن جاتا ہے۔

پس اعتکاف کل سے شروع ہونے والا ہے اور جب اعتکاف آجائے تو پھر تو آبشار کا منظر بالکل سامنے کھل کے آجاتا ہے۔ کچھ پتہ ہی نہیں چلتا کہ آدمی خود چل رہا ہے یا چلایا جا رہا ہے۔ کشتیاں کئی دفعہ چلائی جاتی ہیں کئی دفعہ وہ تمہیں بہا کے لے جاتے ہیں۔ تو رمضان کے آخری دس دن تو انسان کو بہالے جاتے ہیں اور اَور قسم کی بھی آبشاریں پیدا ہوتی ہیں جو آنسوؤں سے جاری ہوتی ہیں، دلوں سے پھوٹتی ہیں اور دعاؤں کی آبشاریں ہیں جو ان آنسوؤں کے ساتھ ساتھ گرتی ہیں۔ پس عجیب مناظر ہیں جو آخری دس دن ہمارے سامنے لانے والے ہیں اور ان مناظر کو دیکھتے ہوئے اگر ان کی کیفیات سے گزریں پھر اس آیت کا مفہوم سمجھ آتا ہے ﴿اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ﴾ چند گنتی کے دن تھے گزر گئے۔ پتہ نہیں ہم خدا کو راضی کر سکے کہ نہیں کر سکے۔ پتہ نہیں ہمارے گناہ بخشے گئے کہ نہیں بخشے گئے۔ پتہ نہیں ہم ویسے ہی تو نہیں نکل رہے جیسے داخل ہوئے تھے۔ چکنا گھڑا لاکھ سال بھی پانی میں رہے جب نکلتا ہے اسی طرح چکنا، پانی کے بغیر، اس کے اندر پانی کا ایک ذرہ بھی سرایت کیا ہوا محسوس نہیں ہوتا۔ Scientifically تو معلوم کر لیں گے مگر انسانی تجربے کے لحاظ سے چکنا گھڑا کہتے ہیں لاکھ سال بھی رہے گا تو چکنا گھڑا ہی نکلے گا۔ پس ایسے بھی تو ہیں بدنصیب جو جیسے داخل ہوتے ہیں ویسے ہی نکل آتے ہیں۔ مگر ایسے بھی ہیں جو جیسے داخل ہوتے ہیں اس سے بدتر نکلتے ہیں اور ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے، ان کے متعلق ڈرنا چاہئے کہ بعض دفعہ ایسے لوگ قوموں کو تباہ کر دیتے ہیں۔ رمضان کے مہینے میں جو لوگ شرارت سے باز نہیں آرہے، جو فتنہ فساد پھیلانے سے باز نہیں آتے، جو دنیا کا امن اٹھانے کی تدبیریں سوچتے ہیں اور خدا کے نام پر ممبر پر کھڑے ہو ہو کے ایسی باتیں کرتے ہیں جس سے بعضوں کے دل بعض دوسروں سے نفرت کرنے لگیں اور بعض صورتوں میں غیظ و غضب سے بھر جائیں، رمضان کے مہینے میں مذہبی منافرت کی تقریریں بھی خوب چلتی ہیں۔ پس ایسے بھی ہیں جو داخل تو کچھ نسبتاً بہتر ہوتے ہیں لیکن جب نکلتے ہیں تو بہت بدتر ہو کے نکلتے ہیں تو یہ تینوں امکانات ہیں اور یہ گنتی کے چند دن دیکھیں کیسے کیسے انقلاب لے آتے ہیں۔

پس دعا کریں اور توفیق پائیں اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کے ساتھ، محنت کے ساتھ کہ جو دن باقی ہیں ان کا حق ادا کریں ان کو اس طرح اپنالیں کہ آپ کو ان دنوں سے پیار ہونے لگے۔ وہ دن آپ کو ایسا اپنالیں کہ اپنی برکتیں آپ کے ساتھ ہمیشہ کے لئے چھوڑ جائیں۔ پس جب نکلیں تو دامن بھرے ہوئے ہوں۔ نکلیں تو کچھ پیاس بجھی ہوئی ہو، کچھ پیاس لگی ہوئی ہو۔ پیاس بجھے اس پہلو سے کہ خدا کے قرب کی علامتیں دیکھیں اور اس کے لطف اٹھائیں۔ پیاس لگے اس پہلو سے کہ جو ایک دفعہ مزہ پڑ گیا ہے اس کی یاد آپ کو پھر ان مزوں کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے بیقرار کر دے۔ تو یہ چند دن ہیں جن کے تقاضے ہیں۔ ان تقاضوں کے متعلق جو مختلف نصیحتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی احادیث سے میں نے اخذ کی ہیں اور کچھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ملفوظات یا تحریرات سے اخذ کی ہیں، میں آپ کے سامنے وہ رکھتا ہوں۔

صحیح بخاری کتاب الصوم باب الریّان لِلصَّائِمِیْن میں درج ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو "رَیَّان" کہتے ہیں۔ قیامت کے دن روزہ دار اس سے داخل ہوں گے اور ان کے سوا کوئی اس میں سے داخل نہیں ہوگا اور جب وہ داخل ہو جائیں گے تو وہ بند کر دیا جائے گا اور پھر کوئی اس سے جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

یہ جو "رَیَّان" لفظ ہے یہ دراصل سیری کا نام ہے۔ سخت پیاس اور طلب کے بعد کوئی چیز حاصل ہو تو اس سے جو لطف حاصل ہوتا ہے اس کا نام "رَیَّان" ہے۔ پانی تو ہم روز مرہ پیتے ہی ہیں مگر "رَیَّان" اصل میں اس پانی پینے کو کہیں گے جس میں پیاس بھڑک اٹھی ہو اور پھر جب آپ پانی پیتے ہیں تو جو سیرابی نصیب ہوتی ہے اس کو "رَیَّان" کہا جاتا ہے۔ پس "رَیَّان" کا معنی ہے جو خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ اور دوسرا جنت کا گیٹ یا جنت کا دروازہ ایک ہی معنے رکھتے ہیں۔ اس ضمن میں پہلے بھی میں سمجھا چکا ہوں کہ یہ تمثیلات ہیں۔ یہ تو نہیں کہ لوہے، لکڑی یا اینٹ پتھر کا کوئی گیٹ بنا ہوا ہے۔ مراد یہ ہے کہ انسانی فطرت اس طرح تیار کی گئی ہے کہ بعض نعمتیں جنت میں انہی کو حاصل ہوں گی جن کے لئے پہلے انسانی فطرت کو ان کے مطابق تیار کر دیا گیا۔ پس "رَیَّان" کے دروازے سے مراد یہ ہے کہ اس دنیا میں جنہوں نے خدا کی خاطر اپنی خواہشات کو روک دیا اور پیاس سے مراد صرف پانی کی بحث نہیں ہے تمام خواہشات پیاس کا مقام رکھتی ہیں، تمام خواہشات ایک بھڑکی پیدا کرتی ہیں جو پیاس سے مشابہ ہے اور دنیا کے ادب میں ان کو ہمیشہ پیاس ہی قرار دیا گیا۔

پس "رَیَّان" کا معنی صرف پانی کی پیاس نہیں۔ ہر طلب، ہر خواہش جو فطرتاً انسان کے اندر پیدا ہوتی ہے اور ایک بھڑکی لگا دیتی ہے جب وہ بھڑکتی ہے اور جوش مارتی ہے اس وقت جو لوگ خدا کی خاطر رکے رہتے ہیں جب وہ اپنی پیاس کو خدا کی اجازت سے بجھاتے ہیں تو جو لطف اس کا ہے وہ عام حالات میں نہ پیاس بجھانے کا لطف ہے، نہ ویسے خواہش کو پورا کرنے میں کوئی لطف ہے۔ بھڑکی ہوئی خواہش کو پورا کیا جائے تو لطف اور ہی بڑھ جاتا ہے۔ مگر اگر کسی محبوب کی رضا کی خاطر ایسا کیا جائے تو پھر جو لطف ہے وہ دہرا لطف ہے اور اسی کا نام وہ دروازہ ہے جس میں سے وہ داخل ہوں گے۔ ورنہ پیاس کے مضمون کو تو سب جانتے ہیں۔ پیاس کی سیری سے بھی سب واقف ہیں۔ کوئی طوعاً، کوئی مجبوراً یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ امیر آدمی کو کبھی پیاس کا تجربہ ہی نہ ہوا ہو یا خواہش ہو گئی ہو تو اسے دبانے کی توفیق نہ ملی ہو یا اس کا تجربہ نہ ہوا ہو۔ بعض دفعہ توفیق مجبوری کی توفیق ہوتی ہے۔ پس امیر سے امیر آدمی کی ہر خواہش کہاں پوری ہوتی ہے۔ بعض خواہشیں زور مارتی رہتی ہیں جب پوری ہوں تب پتہ چلتا ہے۔ مگر ان سب کو جنت کے اس دروازے سے داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی جو "اَلرَّیَّان" کہلاتا ہے۔

یہاں مراد یہ ہے کہ خدا کی خاطر، خدا کی رضا کی خاطر جب خواہش پوری کر سکتے تھے اور نہیں

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام

الرّحیم جیولرز حیدری
اور
نیو الرّحیم جیولرز حیدری

اور اب

الرّحیم
سیون سٹار جیولرز

مین کلفٹن روڈ

مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231

کی گئی، جب پیاس بجھا سکتے تھے اور نہیں بجھائی اس وقت تم جانتے ہو کہ دنیا میں روزے نے تمہیں سکھا دیا ہے کہ جب پیاس بجھاتے ہو تو دوہری لذت حاصل کرتے ہو کہ اپنے رب خاطر میں ایک امتحان سے کامیابی سے گزر گیا اور گھونٹ گھونٹ پانی اپنے اندر دہری لذتیں رکھتا ہے کہ اب خدا کی اجازت سے میں نے اپنی پیاس کو بجھایا یا اپنی دوسری خواہشات کو پورا کیا۔ تو یہ جو جنت کا ایک زائد مضمون ہم یہاں اپنے لئے پیدا کر دیتے ہیں یہی وہ دروازہ بنانا ہے۔ یعنی ہم اس دنیا میں خود اپنے اس دروازے کو تعمیر کر رہے ہیں جو آخری دنیا میں ہمارے سامنے پیش ہو گا اور جس نے دروازہ بنایا ہے جس کا وہ مالک وہی اس سے گزرے گا اور کوئی نہیں گزر سکتا۔ پس یہ مراد نہیں کہ ایک گیٹ اکٹھا ایک جگہ کھڑا ہوا ہے اور کروڑہا آدمی اس کے سامنے Queue (لائن) لگا کے کھڑے ہیں کہ ہمیں اجازت ہو تو ہم بھی اس میں سے گزریں کیونکہ جنت میں تو دوسرے دروازوں سے بھی گزرے ہیں تو کیا بار بار نکلنا پڑے گا۔ پھر اگر یہ منظر ہو تو کوئی روزے کے دروازے سے گیا ہے کوئی نماز کے دروازے سے گیا ہے کوئی جہاد کے دروازے سے گیا ہے۔ اور جو روزہ دار جہاد کے دروازے سے گیا ہے وہ کہے گا روزے کا مزہ تو میں نے چکھا کوئی نہیں اب چلو پھر دوبارہ باہر نکلتے ہیں اور روزے والے دروازے سے داخل ہوتے ہیں۔ یہ سوچ ان لوگوں کی ہے جو دنیاداری کے مضامین کو دین پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دین کے اپنے محاورے ہیں اور دین کی الگ کیفیات ہیں اور ایسا ممکن ہے کہ بیک وقت ایک انسان مختلف لذتیں حاصل کر رہا ہو گویا دروازے بظاہر الگ الگ ہیں لیکن آپ ان سب دروازوں سے بیک وقت داخل ہو رہے ہیں۔ مثلاً ایک مجاہد ہے اس کو جہاد کی ایک لذت حاصل ہوئی جو اس دنیا میں ہوئی اور روزہ دار ہے جو مجاہد تھا روزہ دار بن گیا اس کو روزے کی ایک لذت حاصل ہوئی۔ یہ دونوں چیزیں ایک دوہری لذت کی صورت میں اس دنیا میں پیدا ہو سکتی ہیں اور یہی لذتیں جو ایک کے اوپر دوسری منازل بنا رہی ہوں۔ یہ جب جنت میں متمثل ہوں گی تو بیک وقت ایک ہی گیٹ کے ساتھ اور گیٹ اس کے اوپر ایک اور گیٹ گویا کہ گیٹ کے اوپر ایک گیٹ چڑھا ہوا ہو گا۔ داخل آپ ایک ہی دفعہ ہوں گے مگر ہر گیٹ اپنی تاثیر آپ کے اوپر ڈال رہا ہو گا۔ ہر گیٹ کا لطف آپ کو محسوس ہو رہا ہو گا مگر ہرگز یہ مراد نہیں کہ اس گیٹ سے داخل ہو جاؤ پھر واپس نکلو، پھر دوسرے گیٹ سے جاؤ، پھر تیسرے گیٹ سے جاؤ یہ تو ایک بچگانہ تصور ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف کسی صورت میں منسوب نہیں ہو سکتا، ناممکن ہے۔ مگر اگر اس کا عرفان آپ سمجھیں اس پر نظر ڈالیں تو بہت ہی عجیب پُر لطف مضمون ہے جو روزمرہ ہمارے تجربے میں آتا ہے۔

پس جس کو ایک خاص لذت نصیب ہو وہی جانتا ہے کہ وہ لذت کیا ہے اور جب وہ دوسروں سے باتیں کرتا ہے تو کہتا ہے تمہیں کیا پتہ یہاں تک کہ شراب پینے والے بھی نہ پینے والوں کو کہتے ہیں ”ظالم تو نے پی ہی نہیں“۔ تجھے کیا پتہ کیا چیز ہے جو تو چھوڑ رہا ہے، پیئے گا تو پتہ چلے گا۔ تو شراب معرفت کے متعلق یہ کہنا کہ جنہوں نے پی ہے انہیں کو پتہ ہے باقی کوئی اندازہ کر ہی نہیں سکتے اگر سچ ہے تو یہ سچ ہے۔ شراب کا تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا نشے ہیں مگر اس سے زیادہ نشے اللہ تعالیٰ کی محبت کی مئے کے دنیا میں بسا اوقات ایک انسان پالیتا ہے اور اس کے مقابل پر ہر نشہ ختم ہو جاتا ہے۔ پس قیامت کے دن جو ”رَیَّان“ کا دروازہ ہے وہ یہ دروازہ ہے جو اس دنیا میں ہم تعمیر کرتے ہیں۔ اور صرف پیاس کی بات پانی سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ دنیا کی ہر خواہش جو ہم خدا کی خاطر چھوڑتے ہیں اور ہمارے دل میں وہ ایک بھڑک لگا دیتی ہے جب خدا کی خاطر اس کو پورا کرتے ہیں تو وہ لذت ہے جو جنت میں متمثل ہو گی اور بہت بڑھ جائے گی، اتنی کہ اس دنیا کی لذت سے اس کی کوئی نسبت نہیں ہو گی یا اس کے ساتھ اس دنیا کی لذت کو کوئی نسبت نہیں ہو گی۔

ایک دوسری حدیث ہے یہ بھی صحیح بخاری سے لی گئی ہے۔ ابراہیم بن سعد نے بتایا کہ ابن شہاب نے ہمیں خبر دی عبیداللہ بن عقبہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نیکی میں سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں بہت ہی سخاوت کرتے تھے۔ جب جبریل آپ سے ملتے، اور جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات آپؐ سے ملاقات کرتے تھے یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا، نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم قرآن کا دور کرتے۔ جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپؐ نیکی میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جایا کرتے تھے۔

تو وہی موسم والی بات ہر ایک پر اطلاق پاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سارا سال نیکیوں میں بہت تیز رفتار تھے تو رمضان میں کیا اسی رفتار سے چلتے تھے یا اس میں ایک نئی شان پیدا ہو جاتی تھی، نئی جان آ جاتی تھی۔ حدیثیں بتاتی ہیں کہ ان نیکیوں میں جو روزمرہ آپؐ کی عادت تھی ان میں ایک نئی جلاء پیدا ہو جاتی تھی، ایک نیا جوش پیدا ہو جاتا تھا۔ پہلے سے بڑھ کر تیزی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی روزمرہ کی نیکیوں میں بڑھ جایا کرتے تھے۔ اب اس حدیث نے ہمیں ایک بڑا وسیع مضمون سمجھا دیا، اپنے موازنے کا مضمون۔ اپنے سال پر نظر ڈالیں، اپنی نیکیوں پر نظر ڈالیں ہر انسان خواہ نیک ہو یا بد ہو اسے کچھ نہ کچھ نیکی کی توفیق تو مل ہی جاتی ہے۔ یعنی بد بھی ہو تو مل

> جھوٹ کے خلاف ایک عالمی جہاد کی ضرورت ہے جو ہمارے گھروں سے شروع ہو گا، ہمارے نفوس سے شروع ہو گا۔

جاتی ہے۔ نیک ہو تو اس کو بہرحال کچھ نہ کچھ توفیق ملتی رہتی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ رمضان میں وہ نیکیاں جو ہم نے سارا سال کی تھیں ان میں ایک نئی جلاء پیدا ہوئی ہے!؟۔ کیا ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ پہلے جس طرح عبادت کیا کرتے تھے اس سے زیادہ بڑھ کر اس سے زیادہ توجہ سے عبادت کر رہے ہیں؟ جس طرح پہلے صدقہ دیا کرتے تھے اس سے زیادہ توجہ کے ساتھ اور دلی خواہش کو ملا کر صدقے دیتے ہیں؟ محض بوجھ اتارنے کے لئے نہیں بلکہ محبت کے جذبے کے ساتھ جیسے محبت کے جذبے سے جب تحفے پیش کئے جاتے ہیں تو بعض دفعہ بڑے بڑے خوبصورت کاغذوں میں یا ڈبوں میں لپیٹ کر دیئے جاتے ہیں بعض دفعہ تو اتنے زیادہ خوبصورت کر دیئے جاتے ہیں کہ اندر کا تحفہ کم اور باہر کی سجاوٹ زیادہ۔ لیکن اللہ کے حضور بھی کسی حد تک سجاوٹ تو ضروری ہے اور وہ سجاوٹ جو ہے وہ خدا تحفوں کی طرح قبول فرماتا ہے وہ اس کا جزبنا دیتا ہے۔

تو دیکھنا یہ ہے کہ ہماری قربانیوں میں کیا کوئی نئی حسن کی بات بھی پیدا ہوئی؟ ہم نے انہیں سجانے کی کوشش کی؟ جو نمازیں پہلے پڑھتے تھے ان کو اگر ہم بے خیالی سے پڑھ جایا کرتے تھے اور خیال کو خدا تعالیٰ کی طرف مرکوز رکھنے پر محنت نہیں کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ چار رکعتیں پوری ہو گئیں یا تین رکعتیں پوری ہو گئیں تو بات ختم ہو گئی آؤ واپس اب دنیا کی طرف چلتے ہیں بلکہ بسا اوقات دنیا چمٹی رہتی تھی اور نماز کے دوران وہ پیچھا چھوڑتی ہی نہیں تھی۔ پس محض ایک ظاہری بندھن تھا جس کے ٹوٹنے کے بعد کوئی بھی تبدیلی محسوس نہیں ہوئی۔ ویسی ہی بات ہوتی ہے بعض دفعہ نماز پڑھنے والوں سے جس طرح کہ غالب نے کہا ہے کہ ؎

تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ
جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تھا، نہ سود تھا

تو ایسے لوگوں کی نماز سے جب آنکھ کھلتی ہے تو ہاتھ کچھ نہیں ہوتا۔ نہ زیاں، نہ سود۔ لیکن ایک زیاں ضرور ہوتا ہے۔ غالب کا شعر تو ایک انسانی حالت پر طاری ہونے والا ہے، اطلاق پانے والا ہے۔ نماز کے معاملے میں ہاتھ تو کچھ نہیں آتا مگر وہ وقت ضائع ہو جاتا ہے جس میں ہاتھ آ سکتا تھا اور اس لحاظ سے زیاں کا پہلو غالب رہتا ہے۔

پس یہ بھی دیکھیں کہ رمضان میں آپ کی وہ نیکیاں جن کی آپ کو پہلے توفیق ملا کرتی تھی کسی نئے جذبے سے جاگ اٹھی ہیں کہ نہیں۔ ان نیکیوں کی آنکھیں کھلی ہیں کہ نہیں یا غفلت کی حالت میں سوئے سوئے ادا ہو رہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق قطعی طور پر ثابت ہے، ایک حدیث نہیں اور بہت سی احادیث میں یہی مضمون ہے کہ رمضان کے دنوں میں تو آپؐ کی نیکیاں اس قدر جوش دکھاتی تھیں کہ جیسے ہوا آندھی میں تبدیل ہو جائے۔ اس طرح آپؐ ہر نیکی میں آگے بڑھ جایا کرتے تھے۔ تو یہ جو نیکیوں کا موازنہ ہے یہ بعض دفعہ دل کے طبعی جوش سے پیدا ہوتا ہے، بعض دفعہ بالارادہ کرنا پڑتا ہے۔ یعنی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تو اس

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact:
Iqbal Ahmad BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Tel. & Fax: 020 8874 2233 + Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بارے میں ارادے کے ساتھ محنت نہیں کرنی پڑتی تھی۔ محنت تو بہت کرنی پڑتی تھی کیونکہ جب خدا کی رضا کی خاطر انسان پورا زور لگاتا ہے تو کچھ نہ کچھ جسمانی محنت اور اس کی تھکاوٹ کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ مگر وہ محنت خود اپنے آپ کو سنبھال لیتی ہے کیونکہ ولولے اور محبت کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔اس لئے محنت تو ہے مگر اس طرح کی تھکا دینے والی محنت نہیں جیسے ایک آدمی ایسا کام کرے جس میں دل نہ ہو، اس کو بیگار کہتے ہیں۔ مزدُور کو بھی اگر پوری مزدوری دو بلکہ اس سے کچھ زیادہ دے دو تو سخت محنت کر کے بھی وہ اتنا نہیں تھکتا جتنا کسی مزدور کو پکڑ لیا جائے اور کہا جائے چلو محنت کرو ورنہ تمہیں ماریں گے۔وہ بیچارہ ہر قدم جو اٹھاتا ہے وہ منوں بوجھل ہو جاتا ہے خواہ ہلکا کام ہی اس کے سپرد ہو۔ تو محنت کے بھی مختلف مدارج ہیں، مختلف کیفیتیں ہیں، ان کے تابع ہمیں اپنے آپ کو دیکھنے جانچنے کا بہت اچھا موقع ہے خصوصاً رمضان شریف میں۔

> **جھوٹ کے خلاف جو جہاد کرنا ہے اس کا جھنڈا جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں تھمایا گیا ہے۔اگر آپ نے اس جھنڈے کو گرنے دیا تو کوئی ہاتھ نہیں ہوگا جو اس کو اٹھا سکے گا۔**

رمضان میں ہم جتنا قدم نیکیوں میں آگے بڑھاتے ہیں اول تو یہ جانچ سکتے ہیں کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرح ایک طبعی جوش سے ہم آگے بڑھے ہیں اور اس کی تکلیف کی بجائے جو محنت ہم کر رہے ہیں ہم اس سے لذت پا رہے ہیں اگرچہ جسم کمزور ہے اور روح کی تازگی کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ جیسا کہ حضرت مسیحؑ نے بھی کہا کہ روح جوش رکھتی ہے لیکن جسم کمزور ہے ویسی ہی کیفیت ہر انسان کو اپنے زندگی کے تجارب میں محسوس ہوتی ہے۔ایک پیارے کی خاطر جاگتا ہے اور ایک مصیبت کے طور پر فرض کے طور پر جاگتا ہے، ان دونوں میں فرق ہے۔اور وہ مزدور جس کو تھوڑی مزدوری ملتی ہے اس کی محنت اس کے لئے بہت ہی مشقت اور مصیبت لے کے آتی ہے۔وہ مزدور جس کو زیادہ مل جاتی ہے وہ زیادہ وقت چاہتا ہے اگر اس سے زیادہ محنت نہ لیں تو وہ شکوہ کرتا ہے۔اب آپ کو پاکستان یا ہندوستان میں شاذ ہی یہ احتجاج ملیں گے کہ ہمیں Overtime نہیں دے رہے مگر یہاں اگر فیکٹریاں Overtime نہیں دیں گی تو خاص طور پر آزاد کشمیر کے جو آنے والے ہیں وہ تو بڑا شور مچاتے ہیں۔ ان کا بدن زیادہ سخت جان ہے اور اس کو وہ پیسے میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ تو کہتے ہیں یہاں Overtime نہیں دیا جا رہا، بڑا ظلم ہو رہا ہے ہمارے اوپر۔اور اگر واپس وہاں چلے جائیں اور تھوڑے پیسے دے کے Overtime لیں تو کہیں گے Overtime لیا جا رہا ہے بڑا ظلم ہو رہا ہے۔ایک ہی چیز ہے صرف کیفیت اور رجحان بدلنے سے وہ مختلف اثرات پیدا کر دیتی ہے۔

تو رمضان مبارک کو اس طرح بھی جانچیں۔ کچھ تو اس طرح کہ دیکھیں کہ آپ نے جو گزشتہ نیکیاں کی تھیں کیا رمضان کے مہینے میں ان میں ایک نئی زندگی پیدا ہوئی؟ کیا آپ نے ان نیکیوں میں کچھ قدم آگے بڑھایا جو رمضان کے بغیر آپ کو توفیق نہیں ملی تھی؟ اور پھر نیکیوں میں آپ نے پہلے سے بڑھ کر لذت محسوس کی کہ نہیں؟ اگر لذت محسوس کی ہے تو لازماً آپ کو کچھ ملا ہے اور یہی وہ ملنا ہے جس کی طرف رمضان ہمیں متوجہ کر رہا ہے اور وہ خدا کا ملنا ہے۔ تمام تر مقصد رمضان کا خدا کا ملنا ہے اور یہ لذتیں جن کی طرف میں اشارے کر رہا ہوں یہ تمام لذتیں خواہ کسی نوعیت کی ہوں تب پیدا ہوتی ہیں جب وصل کا احساس پیدا ہو، جب قربِ الٰہی کا احساس پیدا ہو۔اس کے بغیر کوئی لذت، لذت بن ہی نہیں سکتی۔ نماز میں بھی اگر مزہ آئے گا تو لازماً ان لمحات میں مزہ آئے گا جب آپ کو خدا کے قرب کا احساس ہوگا ورنہ یہ نماز بور ہی رہے گی۔ روزوں کے درمیان بھوک اور پیاس میں بھی اگر کوئی مزہ آئے گا تو محض اس وقت جب آپ کی توجہ اللہ کی طرف ہوگی اور آپ دل سے محسوس کریں گے کہ ہاں میں نے اپنے رب کو راضی کرنے کے لئے تکلیف اٹھائی ہے اور مجھے خوشی ہے۔ وہ جو خوشی ہے وہ زبان کی بات نہیں ہوتی وہ دل کا تجربہ ہوا کرتا ہے۔ واقعۃً روزے دار جب یہ احساس پیدا کرے تو اس کو لطف آتا ہے کہ آہا بہت اچھی بات ہے۔ کچھ غریب ایسے بھی ہیں جو بے اختیار ہیں وہ بھوکے رہنے پہ مجبور ہیں۔ مجھے تو اختیار تھا میں تو خدا کی خاطر رکا ہوں۔ پس اس پہلو سے رمضان ہوش کے ساتھ گزاریں اور جو گنتی کے چند دن باقی رہ گئے ہیں ان میں اپنا موازنہ کرتے رہیں۔ اس دوران کی کیفیت کا موازنہ اپنی پہلی کیفیت سے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے احساس کا موازنہ اپنے پہلے احساسات سے۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو میں امید رکھتا ہوں کہ اگلے دن آپ کے لئے بہت کچھ فائدہ چھوڑ جائیں گے اور زیاں کا کوئی احساس نہیں ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے یہ بھی صحیح بخاری سے حدیث لی گئی ہے کہ: "روزے ڈھال ہیں۔ سو کوئی شخص فحش بات نہ کرے اور نہ جہالت کی بات۔ اور اگر کوئی آدمی اس سے لڑے، گالی دے تو چاہئے کہ اس سے دو بار کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسند ہے"۔

اب یہ حدیث جو ہے اس میں جو بُو کا بیان ہے یہ ویسا ہی بیان ہے جیسا کہ "رَیّان" کی بات ہو رہی ہے کہ وہ ایک دروازہ ہوگا جنت میں۔ وہ کوئی ظاہری لکڑی کا دروازہ نہیں ہوگا۔ اور یہاں جو بُو ہے خدا کو تو بُو آتی ہی نہیں ان معنوں میں جن معنوں میں ہمیں آتی ہے۔ اگر خدا کو ان معنوں میں بو آئے تو دنیا کی اکثر جگہوں پہ ہر قسم کی بدبو پائی جاتی ہے اور گناہوں کی بدبو تو اتنی عام ہے کہ زمین کے قریب بھی خدا نہ پھٹکے کبھی۔ مگر خدا کو ان معنوں میں بو نہیں آتی۔ نہ ظاہری، نہ روحانی معنوں میں بلکہ اُس کا علم ہے اور اُسی علم کا نام بعض دفعہ یہ رکھا جاتا ہے کہ خدا نے محسوس کیا، خدا کو اس بُو کا علم ہوا۔ تو علم اور چیز ہے اور ویسے تجربے میں سے گزرنا اور چیز ہے۔

تو مراد یہاں صرف اتنی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے بندے صاف ستھرے ہوں۔ اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندوں میں سے خوشبو اٹھے ظاہری خوشبو بھی۔ اور باطنی خوشبو بھی۔ اور یہ ایک امر واقع ہے جو ہر مذہب میں ہمیں اسی طرح ملتا ہے۔ تمام مذاہب میں رواج ہے کہ کہیں وہ اپنے مندروں میں لوبان جلاتے ہیں، کہیں کئی قسم کی خوشبودار چیزیں چھڑکتے ہیں، کہیں وہ عطر خود پہن کر یا لگا کر چلتے ہیں۔ تو مسجد کے ساتھ خوشبو کا ایک تعلق ہے، گرجوں کے ساتھ بھی خوشبو کا تعلق ہے، مندروں کے ساتھ بھی خوشبوؤں کا تعلق ہے تو مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو خوشبو پسند ہے اس لئے نہیں کہ وہ خود سونگھتا ہے۔ اس لئے کہ تم سے محبت ہے، تم سے پیار ہے، تم جو اچھے لگتے ہو تو خدا کو بھی یہ اچھا لگتا ہے۔ تم جو خوشبودار ہو تو اللہ کو گویا تمہاری خوشبو کا لطف آ رہا ہے اور اس کے باوجود رمضان میں تمہارے منہ کی بدبو کا اس کو علم ہے اور جانتا ہے کہ تم تکلیف میں ہو لیکن خدا کی خاطر ہو، یہ تکلیف خدا کی خاطر اٹھا رہے ہو، بدبو سے گزارا کر رہے ہو اللہ کی خاطر۔ تو یہ بات اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ دیکھو میرا بندہ جس کو میں نے بہت ہی پاکیزگی کی تعلیم دی، پاکیزگی کی عادات ڈالیں، جس کو بار بار صاف ستھرا ہونے کے سلیقے سکھائے، پانچ دفعہ وضو کرتا ہے ہر گندی چیز سے بچنے کی کوشش کرتا ہے آج میری خاطر ایک ایسا کام کر رہا ہے کہ اتنے نظیف مزاج کا اتنے صاف ستھرے مزاج کا انسان منہ میں بدبو لئے پھر رہا ہے اور بے بس ہے۔ تو یہ پیار کی کیفیت ہے۔ اپنا بچہ، اپنا عزیز جب کسی کی خاطر کوئی گند بھی لگا بیٹھے تو وہ گند اس وقت اچھا لگتا ہے کہ اس نے اس کی خاطر کیا ہے۔ کئی دفعہ ایک انسان کسی چیز کو پکڑنے لگتا ہے جو نسبتاً گندی ہو تو کوئی پیار کرنے والا آگے بڑھ کر لپک کر اس کو ہاتھ میں اٹھا لیتا ہے۔ اب اس وقت کا اس کا گندا ہاتھ اس کو برا تو نہیں لگا کرتا۔ کون کہہ سکتا ہے اُوں ہُوں تم نے تو ہاتھ گندا کر لیا۔ ہاتھ گندا کیا محبت کی خاطر اور وہ گندا ہاتھ پیارا لگ رہا ہوتا ہے، اس پر رحم تو آتا ہے اس سے نفرت پیدا نہیں ہوتی۔ پس یہ معنیٰ ہے کہ خدا کو روزے دار کے منہ کی بدبو بھی پیاری لگتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خوشبوؤں میں کستوری کو، مشک کو ایک مقام ہے تو ساری دنیا میں شاعروں کی زبان پر جاری رہتا ہے کہ مشک کی خوشبو بہت ہی پاکیزہ اور عظیم خوشبو ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ خدا کو روزے دار کی منہ کی بدبو پسند ہے جو خدا کی خاطر اس بدبو کے ساتھ نبھانے کی کوشش کرتا ہے۔

پھر فرمایا کہ جب جھگڑیں تو جواب میں کہے "میں تو روزے دار ہوں"۔ یہ بحث ہے جواب میں کہے "میں تو روزے دار ہوں"۔ یہ ایک ایسی دلچسپ چیز ہے جس کے کئی پہلو ہیں اصل میں۔ ایک تو یہ کہ جب آدمی کہے میں تو روزے دار ہوں تو اس وقت اس کا کسی اشتعال سے رک جانا، اس اشتعال سے

الوئے ویرہ / کنوار گندل

جدید طبی تحقیقات کے مطابق کنوار گندل میں بے شمار بیماریوں کی شفا میں مددگار ہونے کی صلاحیت موجود ہے۔ ہماری جرمن فرم کی طرف سے کنوار گندل اور شہد کو ملا کر حیرت انگیز دیسی دوا کو پیش کیا گیا ہے۔ اور شہد کے بارہ میں تو قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ اس میں لوگوں کے لئے بڑی شفا ہے (سورۃ النحل:۷۰)۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۲ء کے موقعہ پر ہمیں اس دوا کا جسے پیا بھی جا سکتا ہے اور لگایا بھی جا سکتا ہے تعارف کروانے کا موقعہ ملا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ نہ صرف پورے جرمنی بلکہ کینیڈا، انگلستان، بلجیم، فرانس، ہالینڈ وغیرہ سے ہمیں آرڈرز آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دوا سے کثیر تعداد میں احباب شفایاب ہوئے ہیں۔ ہم احمدی احباب کے ذریعہ پوری دنیا میں اس کا تعارف کروانا چاہتے ہیں۔ بفضل تعالیٰ ہمارے پاس اس فرم کی ایجنسی موجود ہے۔ تفصیلات کے لئے ہم سے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں:۔

Tahir Ahmad Zafar

In der Spitz 15 . 54516 Wittlich (Germany)

Phone:00(49)-6571-147775. Fax:06571-147776. Mobile: 0171-5301627

رک جانے کو ایک نیکی بنا دیتا ہے اور اس کے دل میں احساس جاگ اٹھتا ہے کہ میں خدا کی خاطر رک رہا ہوں۔ دوسرے یہ کہ جو سننے والا ہے جس نے زیادتی کی ہے اس کو یہ کہہ کر انسان ایک تسکین پا لیتا ہے کہ کہیں مجھے کمزور ہی نہ سمجھ رہا ہو اور بعض ایسے جوشیلے ہیں کہ ان کو صرف غصہ دبانا مشکل نہیں بلکہ یہ برداشت کرنا مشکل ہے کہ اگلا مجھے نکما ہی نہ سمجھ رہا ہو۔ وہ سمجھتا ہے کہ میری بے عزتی کر جائے جو مرضی کر جائے میں اس طرح بیٹھا رہ جاؤں گا۔ چنانچہ ایسے مزاج کے لوگ بعض دفعہ اپنے کپتے پن پہ بھی فخر کرتے ہیں۔ کہتے ہیں خبردار ہے جو ہمارے متعلق کوئی کہے ہم بڑے کپتے، بدمعاش لوگ ہیں ہم یوں جواب دیا کرتے ہیں۔ اب وہ بے چارے کپتے بدمعاش اگر تھے روزے میں پھنس گئے ہیں تو کس طرح برداشت کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے طریقہ سکھا دیا ہے تم یہ کہہ دیا کرو کہ میں پھنسا ہوا ہوں۔

> **سارے عالم کو جھوٹ سے صاف کرنے کے لئے**
> **ایک بڑی عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے۔**

مجبور ہوں بندھا ہوا ہوں ورنہ میرا دل تو بڑا چاہ رہا ہے اس وقت کہ جوابی حملہ تم پہ کروں۔ تو نفسیاتی طور پر جو ایک کمزوری کا احساس پیدا ہوتا ہے یہ بات کہنا اس کمزوری کے احساس کو دور کر دیتا ہے کہ میں تو خدا کی خاطر رکا ہوا ہوں۔ اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس کو آئندہ جوشوں پر قابو پانے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ ایک انسان جب اپنے جوشوں کو کھلی چھٹی دیتا ہے تو یاد رکھیں کہ ہمیشہ وہ چھٹی آگے بڑھتی جاتی ہے۔ منہ تھوڑا سا کھلتا ہے تو پھر پھٹنے لگتا ہے۔ پھر ایسے لوگ مستقلاً منہ پھٹ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو منہ کو سنبھالتے ہیں وہ سنبھالتے سنبھالتے منہ کو ادب سکھا دیتے ہیں اور پھر بے اختیار منہ سے کوئی سخت لفظ نکلتا ہی نہیں۔ تو رمضان مبارک میں جو یہ بات زور سے کہی جاتی ہے آواز کے ساتھ کہ میں خدا کی خاطر رکتا ہوں تو کسی انسان میں تو یہ جذبہ جاگتا ہو گا کہ اللہ کی خاطر ان باتوں سے رکنا اگر اچھی بات ہے تو رمضان کے بعد میں کیوں پھر ایسی باتوں کو جاری رکھوں۔ اور رمضان کی ایک مہینے کی پریکٹس اس کے گیارہ مہینے کے کام آسکتی ہے اور وہ واقعۃً رمضان سے نکلتا ہے تو پہلے سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو پا کر اور قابو پانے کی صلاحیت حاصل کر کے نکلتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں یہ بھی بخاری ہی سے حدیث لی گئی ہے اور ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ: ”جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے“۔

اور یہاں روزے کے دوران کی بحث نہیں ہے بلکہ رمضان کی بات ہو رہی ہے۔ رمضان کا مہینہ آتا ہے اور کوئی شخص جس کو جھوٹ بولنے کی عادت ہے وہ اس سے باز نہیں آتا تو ایسے شخص کا بھوکا اور پیاسا رہنا خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل ستائش ہے ہی نہیں، قبولیت کے لائق نہیں ہے اور وہ بھوکا پیاسا گزر جائے گا اور اس کو کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا۔ تو جھوٹ کی طرف بھی توجہ کریں۔ یہ آج کل بہت پھیل رہا ہے اور میں پہلے بھی بارہا جماعت کو متوجہ کر چکا ہوں کہ جھوٹ کے خلاف ایک عالمی جہاد کی ضرورت ہے جو ہمارے گھروں سے شروع ہو گا، ہمارے نفوس سے شروع ہو گا۔ بسا اوقات لوگ ملتے ہیں کہ جی آپ کے سامنے جھوٹ نہیں بولنا۔ میں کہتا ہوں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن میرے سامنے نہیں بولنا خدا کے سامنے بولتے چلے جانا ہے کیونکہ خدا سے چھپ کے کہاں جھوٹ بولیں گے۔ بہت ہی پاگلوں والا محاورہ ہے۔ اب اگر کسی کے منہ پر آئے گا تو مجھے یقین ہے ملاقات کے وقت ہاتھ رکھ کے اپنے آپ کو روک لے گا مگر کئی ہیں جن کو عادت ہے وہ کہتے ہی ہیں۔ میں نے اس پہ خطبے دیئے تب بھی کئی آدمی کہتے ہیں۔ میں نے کہا واقعۃً یہ اسی طرح ہوا تھا؟ کہ جی میں آپ کے سامنے جھوٹ بول سکتا ہوں۔ میں نے کہا جو خدا کے سامنے بول سکتا ہے وہ سب کے سامنے بول سکتا ہے۔ یہ بھی جھوٹ ہے کہ آپ کے سامنے نہیں بول سکتا بلکہ ایسے ہی لوگ ہیں جو سامنے جھوٹ بولتے ہیں۔

اس لئے جھوٹ ایک بڑی لعنت ہے اور جب یہ عادت بن جائے تو انسان کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ یہ بڑی بدنصیبی ہے اور اتنی عادت بن چکی ہے دنیا میں کہ آپ دیکھ کے حیران ہوں گے۔ بعض ملک کے ملک، قوموں کی قومیں جھوٹ کے سمندر میں ایسا غرق ہو چکے ہیں کہ ان کو پتہ ہی نہیں کہ ہم ڈوب چکے ہیں اور فنا ہو چکے ہیں۔ احساس ہی نہیں رہا اور سب سے بڑا عذاب اسی احساس کا مٹ جانا ہے کہ جھوٹ ایک لعنت ہے اور ہمیں سچائی کی طرف لوٹنا ہو گا۔ یہ جو جھوٹ کا سیلاب ہے اس نے اب بڑی بڑی ایسی قوموں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے جو کسی زمانے میں سچائی پر فخر کرتی تھیں۔ اور یہ جو قوموں کا معاملہ ہے یہ ہر ملک میں الگ الگ قبائل سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ مجھ سے ملنے کے لئے ایک معزز دوست پاکستان سے تشریف لائے جن کے قبیلے کی بعض روایات ہیں بڑی بلند اور مقدس روایات ہیں کہ ظلم نہیں کرنا، جھوٹ نہیں بولنا، فلاں کام نہیں کرنا۔ تو انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ اب تو سارے ملک میں اپنے علاقے میں جدھر نگاہ ڈالتے ہیں سب قومیں غرق ہو چکی ہیں اس بات میں۔ دعا کریں کہ ہمیں یہ جھنڈا اٹھائے رکھنے کی توفیق ملے۔ اب تک تو خدا کے فضل سے ہم نے بڑی محنت اور کوشش کے ساتھ اس جھنڈے کو بلند رکھا ہے اور اپنی قومی روایات کو جو اعلیٰ روایات ہیں مرنے نہیں دیا مگر ایسے لوگ کم رہ گئے ہیں، جزائر کی صورت میں ہیں اور ان میں بھی پھر انفرادی طور پر بہت سے نوجوان ایسے بھی ہوں گے جو رفتہ رفتہ دوسرے سیلاب میں بہ گئے ہیں یا بہ جانے والے ہیں۔ تو ان کے لئے دعا کرنی چاہئے جن کو احساس ہے کہ ہم ان خوبیوں کو زندہ رکھیں اور قوم میں بالعموم گردوپیش میں اس کا درس دینا چاہئے کہ جھوٹ سے بڑی دنیا میں اور کوئی لعنت نہیں ہے۔

قوموں کے اعتبار سے اور ملکوں کے اعتبار سے وہ ممالک جن میں یہ فخر ہوتا تھا کہ ہم کم سے کم اپنی قوم سے جھوٹ نہیں بولتے اور سیاست دان جو قوم سے جھوٹ بولے اس کا تصور بھی نہیں تھا لیکن اب تو یہ روزمرہ کی بات بن گئی ہے۔ ایسے ممالک ہیں جہاں پولیس کے متعلق تقریباً یقین ہوا کرتا تھا کہ وہ جھوٹ نہیں بولے گی مگر اب تو روزمرہ دستور بن گئے ہیں ان ممالک میں کہ پولیس بھی جھوٹے مقدمے بناتی اور اس کے نتیجے میں بعض معصوموں کو مظالم کا نشانہ بنا دیتی ہے۔ ایسے واقعات ہوتے ہیں ان ملکوں میں کہ ایک آدمی بیچارہ دس پندرہ سال کی قید برداشت کر کے اپنے جوانی کے دن قید میں گلا کر اور ضائع کر کے باہر نکلتا ہے اس لئے کہ پندرہ سال کے بعد ثابت ہوتا ہے کہ پولیس نے سارا کیس ہی جھوٹا بنایا ہوا تھا۔ تو جھوٹ کا تو اب یہ حال ہو گیا ہے۔ اور جھوٹ کے خلاف جو جہاد کرنا ہے اس کا جھنڈا جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں تھمایا گیا ہے۔ اگر آپ نے اس جھنڈے کو گرنے دیا تو کوئی ہاتھ نہیں ہو گا جو اس کو اٹھا سکے گا۔ اس لئے ساری دنیا میں جھوٹ کے خلاف جہاد جاری رکھیں اور یہ جہاد اپنے نفوس سے شروع ہو گا، اپنے گھروں سے شروع ہو گا اور رمضان مبارک میں تو بالخصوص آپ کے لئے بہت اچھا موقع ہے کہ رمضان کی ہوائیں آپ کی تائید کر رہی ہیں۔

رمضان سچ کی ہوائیں چلاتا ہے اور یہ ہوائیں جو ہیں یہ آپ کی مددگار بن گئی ہیں۔ پس جھوٹ سے خود بھی اجتناب کریں اور اپنے بچوں پر بھی نظر رکھیں، اپنی بیوی پر، اپنے ماحول، اپنے گردوپیش پر، اپنے دوستوں پر کہ ان کی جو عادت بن گئی ہے روزمرہ جھوٹ بولنے کی اس سے وہ نکل کے باہر آئیں۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں جی یہ تو عادت کی بات ہے معمولی، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ عادتیں جو ہیں یہ دراصل پیش خیمہ ہیں بڑے جھوٹوں کا۔ جب ایک جگہ سے حیا اٹھ جائے تو پھر آگے حیا

ہمیں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے

Freunde der Homoopathie e.V.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کو وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے“۔ اسی طرح فرمایا: ”رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا“۔

فروئنڈے ڈیر ہومیوپیتھی (رجسٹرڈ) بھی خدا کے فضل و کرم سے مخلوق خدا کی صحت کے متعلق ضروریات کا خیال رکھتی ہے اور ہر ممکن مدد کرتی ہے۔ پس آپ بھی ہمارے ادارہ کے باقاعدہ ممبر بن کر دکھی مخلوق کی خدمت میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ ہم ادویات تقسیم نہیں کرتے بلکہ اُن کا طریقہ استعمال بتاتے ہیں۔ ہمارے ممبران خوب جانتے ہیں کہ ہم ان کی مدد کس طرح کرتے ہیں۔

مشورہ و رابطہ کے لئے خط لکھیں۔

رانا سعید احمد خان صدر فروئنڈے ڈر ہومیوپیتھی جرمنی (رجسٹرڈ)

Tel: 069 - 356519   Fax: 069 - 353 56454

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

اٹھتی چلی جاتی ہے۔ دنیا میں کہیں کوئی مقام ٹھہراؤ کا مقام نہیں ہے۔ یا آپ جوان ہو رہے ہیں یا آپ بوڑھے ہو رہے ہیں تیسری کوئی چیز نہیں۔ اگر جوانی کے بعد کہیں قدم روکے ہیں تو آپ سمجھتے ہیں کہ قدم روکے ہوئے ہیں۔ حقیقت میں مسلسل یا آپ جوانی کی طرف مڑ جائیں گے یا بڑھاپے کی طرف تیزی سے آگے بڑھ جائیں گے، کھڑے ہونے کا کوئی مقام نہیں ہے۔ پس بدیوں کا بھی یہی حال ہے جب آپ ان سے تعلق بڑھاتے ہیں تو پھر وہ بڑھتے چلے جاتے ہیں یا تعلق کاٹتے ہوں گے اور پھر وہ کٹتے چلے جائیں گے یا بڑھیں گے اور بڑھتے چلے جائیں گے، بیچ کی کوئی حالت نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس مضمون کو یوں بیان فرمایا کہ دیکھو بعض دفعہ ایک کالا سا تل چہرے پر ظاہر ہوتا ہے اور وہ بیماری کا تل ہوتا ہے وہ پھیلنے لگتا ہے تو دیکھو تمہیں کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ کیسی گھبراہٹ ہوتی ہے، کیسی کیسی فکروں میں مبتلا ہو جاتے ہو۔ ڈاکٹروں کے دروازے کھٹکھٹاتے طبیبوں کے پس پہنچتے کہ یہ داغ تو پھیلتا جارہا ہے۔ اور بسا اوقات اگر صحیح علاج نہ ہو تو وہ چھوٹا سا داغ سارے چہرے کو بدنما کر دیتا ہے۔ اور یہ داغ بعض دفعہ سفیدی کا داغ سفید برص کی صورت میں آتا ہے حالانکہ سفیدی کو لوگ پسند کرتے ہیں مگر جب یہ بیماری بن جائے تو وہ پھیلتے پھیلتے سارے جسم پر قبضہ کر جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دیکھو گناہوں کا یہی حال ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ تم نے بہت معمولی معمولی ابتدائی گناہ کئے ہیں اور وہ کرتے چلے جاؤ اور ان کے خلاف تمہارے دل میں کوئی نفرت پیدا نہ ہو۔ اگر نہیں ہو گی تو پھر یہ داغ پھیلیں گے۔ پھر چھوٹے گناہ بڑھ کر بڑے گناہ بنیں گے اور بڑے گناہ بڑھ کر تمہیں گھیر لیں گے اور جہاں تک گھیرنے کا تعلق ہے قرآن کریم میں ایک ایسی آیت ہے جو بہت ہی انذاری آیت ہے۔ فرماتا ہے وہ لوگ نہیں بخشے جائیں گے جن کو ان کی سَیِّاٰت نے گھیر لیا ہو۔ بعض خدا تعالیٰ اپنی بخشش کا ذکر فرماتا ہے کہ میں اگرچہ ہر گناہ کو بخش سکتا ہوں لیکن وہاں ایک بہت ہی باریک تعلیم یہ بھی دی کہ وہ لوگ جن کو برائی نے گھیر لیا ہو وہ نہیں بخشے جائیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ بعضوں کو کینسر کی بیماری گھیر لیتی ہے، بعضوں کو دوسری بیماریاں ہیں سِل ہے یا دوسری ایسی بیماریاں وہ گھیرے میں لے لیتی ہیں ان کا گھیرا انہیں ٹوٹا کرتا پھر۔ تو گناہ کے گھیرے میں نہ آؤ، یہ تعلیم ہے۔ اگر تم گھیرے میں آگئے تو پھر تمہاری جوابی جدوجہد ہی ختم ہو جائے گی یا بے معنی ہو جائے گی اور بسا اوقات ختم ہو جاتی ہے پھر انسان اس چیز کو ایک تقدیر کے طور پر ایک قانون کے طور پر قبول کر کے اس پہ راضی ہو بیٹھتا ہے اور پھر اس کے نتیجے میں ایک اور گناہ ایسا پیدا ہوتا ہے جس کا دائرہ پھر اسے اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔

تو رمضان مبارک میں جھوٹ کے خلاف اگر آپ جہاد کریں تو یاد رکھیں اس کے نتیجے میں آپ کے روزے میں بھی برکت ہوگی۔ آپ ویسے بھی تو خدا کی خاطر کھانے سے رک رہے ہیں، پینے سے رک رہے ہیں مگر اگر ساتھ یہ جہاد بھی شروع ہو جائے جو جھوٹ کے خلاف ہے، اس جھوٹ کے خلاف جو روزے کا زہر قاتل ہے اگر جھوٹ کھالیا تو گویا سب کچھ روزے میں کھالیا اور روزے کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ پس جھوٹ کے خلاف اگر آپ جہاد شروع کریں گے اور باریکی سے گردو پیش میں نظر رکھیں گے تو آپ کے روزے کی بھوک آپ کے لئے زیادہ ثواب لے کے آئے گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے قبولیت کی شرط سچائی رکھ دی ہے۔ پس جتنا آپ سچائی کی طرف آگے بڑھیں گے اتنا ہی آپ کے روزے مقبول ہوتے چلے جائیں گے اور اس کے نتیجے میں آپ کو دنیا میں بھی یہ محسوس ہوگا کہ یہ روزہ آپ کے لئے روحانی صحت کا موجب بنا ہے۔

پس سارے عالم کو جھوٹ سے صاف کرنے کے لئے ایک بڑی عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ تبلیغ کے ذریعے جہاں لوگ احمدیت کو قبول کرتے ہیں وہاں ان کے اوپر اصلاحی، تربیتی کام کا آغاز وہیں سے شروع ہو جانا چاہئے اور جن قوموں میں جھوٹ پایا جاتا ہے وہاں اس کے خلاف جہاد کریں۔ بعض قومیں ہیں جو غریب بھی ہیں مگر سچی ہیں مگر بعض ہیں جو امیر بھی ہیں اور جھوٹی ہیں اور اسی طرح خاندانوں کا حال ہے، اسی طرح افراد کی کیفیت ہوتی ہے تو آپ کو بیدار مغزی کے ساتھ جس شخص کو احمدیت کے دائرے میں لے کے آنا ہے اس کی کمزوریوں پر نظر ڈالنی ہوگی اور ان کی اصلاح کا جہاد فوراً شروع کرنا ہے کیونکہ کسی کا احمدیت میں آنا اس کے سوا کوئی معنے نہیں رکھتا کہ اب مجھے جو ٹھیک کرنا ہے کرلو، میں حاضر ہوں میں نے قبول کر لیا۔ جو اصلاح کا دور ہے وہ ختم نہیں ہوا، شروع ہوا ہے۔

قرآن کریم اسی مضمون کو بیان فرماتا ہے یہ کہہ کر، ہمیں یہ دعا سکھا کر کہ ﴿رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِي لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا﴾ اے ہمارے ربّ! ہم نے سنا ایک منادی کرنے والے کو، ایک اعلان عام کرنے والے کو کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ پس ہم ایمان لے آئے۔ تو کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ سفر ختم ہونے کا اعلان ہے ہم ایمان لے آئے الحمد للہ بچ گئے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اس کے بعد وہ یہ مطالبہ کرتے ہیں ﴿رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ﴾ اب ہماری زندگی کا وہ دور شروع ہوا ہے جہاں ہم نے ایک نئی تخلیق کے عالم میں دوبارہ ابھرنا ہے، پھر سے پیدا ہونا ہے۔ اس کے لئے ہماری درخواست یہ ہے، ہماری التجا یہ ہے کہ پرانے گناہوں کو، پرانی غلطیوں کو بخش دے اور جاری غلطیوں کی اصلاح فرماتا جا اور اس وقت تک ہمیں یہ توفیق دے، اس وقت تک ہم زندہ رہیں جب تک تیری نظر میں ہم نیکوں میں جان دے رہے ہوں، بدوں میں جان نہ دے رہے ہوں۔ پس ہر آنے والے کے لئے یہ کوشش ضروری ہے اور اپنی ذات کے لئے اگر یہ نہیں ہو گی تو آنے والے کے لئے بھی نہیں ہو سکتی۔

پس اس رمضان میں ان باتوں کو سمجھ کر ان سے حتی المقدور استفادہ کی کوشش کریں۔ خدا کرے کہ یہ رمضان ہمارے لئے ایسا زندہ ہو جائے کہ ہمیں ہمیشہ کی زندگی دے کر جائے، زندگی لے کر واپس نہ جائے۔

✿✿✿✿..........✿✿✿✿..........✿✿✿✿

وعدہ جات تحریک جدید

۳۱/اکتوبر ۲۰۰۲ء کو ختم ہونے والے تحریک جدید کے مالی سال کی رپورٹ حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا ہے کہ:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اب نئے سال کے وعدے لینے شروع کر دیں"

امراء کرام/مبلغین انچارج صاحبان اور صدران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ حسب ارشاد حضور انور نئے سال کے وعدہ جات لینے کا کام شروع کر دیں اور سیکرٹریان تحریک جدید کو اس امر کی طرف توجہ دلائیں کہ ایسے احباب جماعت جو کسی وجہ سے اس بابرکت تحریک میں ابھی تک شامل نہیں ہو سکے۔ امسال انہیں بھی شامل کرنے کے لئے بھرپور جدوجہد فرمادیں اور خاص طور پر بچوں کو بھی شامل کیا جائے رقم خواہ معمولی ہی کیوں نہ ہو۔ اس تعلق میں اپنی مساعی کی رپورٹ بھی مرکز کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
☆ ریلوے روڈ: 0092 4524 214750
☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital
You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST		EUROPE ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836	France:	01 60 19 22 85
London:	07900 254520	Germany:	08 25 71 694
London:	07939 054424	Germany:	06 07 16 21 35
London:	07956 849391	Italy:	02-35 57 570
London:	07961 397839	Spain:	09 33 87 82 77
High Wycombe:	01494 447355	Holland:	02 91 73 94
Luton:	01582 484847	Norway:	06 79 06 835
Birmingham:	0121 771 0215	Denmark:	04 37 17 194
Manchester:	0161 224 6434	Sweden:	08 53 19 23 42
Sheffield:	0114 296 2966	Switzerland:	01 38 15 710
W.Yorkshire:	07971 532417		
Edingburgh:	0131 229 3536		
Glasgow:	0141 445 5586		

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

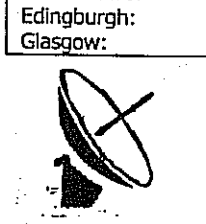
MAIL ORDER
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
EXPORT

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ انڈونیشیا از صفحہ نمبر ۱۶

ان ہی دو باتوں کی بہت ضرورت ہے۔

اس کے بعد مغربی سماٹرا کے مبلغ سلسلہ مکرم مولانا محی الدین صاحب نے آنحضرتؐ کی سیرت کے موضوع پر خطاب کیا۔ آپ نے خصوصیت کے ساتھ آنحضورؐ کے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کو بیان کیا اور بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کی بہبود کے لئے کس طرح محنت فرمائی اور ان کو معاشرہ میں باعزت اور باوقار مقام عطا کیا۔

اس کے بعد چند ایک مزید غیر از جماعت معزز مہمانوں نے تقاریر کیں۔ سب سے اول جناب ڈاکٹر عبداللطیف صاحب نے منسٹری آف سوشل افیئرز کی نمائندگی میں جماعت کی خدمت انسانیت کو خراج تحسین پیش کیا اور معاشرتی مسائل کے حل میں جماعت کے کردار کو سراہا اور حکومت کے سوشل ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پانچ ملین انڈونیشین روپے کا تحفہ جماعت کو اس کی خدمات کے اعتراف کے طور پر پیش کیا۔ جناب ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سوشل افیئرز کی وزارت میں ڈائریکٹر جنرل فار دی ریسرچ اینڈ سوشل ڈیویلپمنٹ کے عہدہ پر فائز ہیں۔

اس کے بعد جناب Tosin Sunardi ڈپٹی آف دی سلطان آف The Cirebon Palace، ویسٹ جاوا نے مختصر تقریر کی اور جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

اسی طرح مختلف معزز مہمانوں کی تقاریر کے بعد مکرم مولانا سیوطی عزیز صاحب مبلغ انچارج انڈونیشیا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ اور خصوصیت سے آپ کے ضرورتمندوں اور ناداروں کی خدمت کے پہلو کو وضاحت سے بیان کیا اور بتایا کہ آپ بلاتفریق مذہب وملت ہر ایک ضرورتمند کا خیال رکھتے تھے اور خدمت خلق فرمایا کرتے تھے۔

DR. Adi Sasono (center), former minister of Cooperatives and Up-Building of Small Entrepreneurs and at the present is the Chairman of the Association of Muslim Intellectual of Indonesia (ICMI) is arriving at the Compound of Mubarak Campus accompanied by Amir Sahib and Jalsa Officials.

Muslim Intellectual of Indonesia کے چیئرمین جلسہ سالانہ میں تشریف لارہے ہیں

دوسرے سیشن کی آخری تقریر مکرم مولانا معراج الدین صاحب نے "اسلام میں جہاد" کے موضوع پر کی۔ آپ نے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے تفصیل کے ساتھ جہاد کی مختلف قسموں کو بیان کیا اور جماعت احمدیہ کے تبلیغی جہاد کے اہم پہلوؤں کا ذکر کیا۔

تیسرا سیشن

جلسہ کے تیسرے سیشن کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے جنرل سیکرٹری Mr.Syukur Rahmat Maskawan نے کی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر جناب Andi Mapasissi نے کی جو سلطنت Bone کے بادشاہ ہیں۔ آپ کو حضور ایدہ اللہ کے دورۂ انڈونیشیا کے دوران حضور سے ملاقات اور بیعت کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔

تیسرے سیشن میں لجنہ اماء اللہ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت مکرمہ خدیجہ حارث صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم امیر صاحب نے احمدیوں کے آپس میں شادیاں کرنے کی اہمیت پر خطاب فرمایا۔

شام کے وقت نو احمدیوں کے ساتھ ایک مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں مکرم مولانا ظفر اللہ احمد پونتو صاحب، مولانا محی الدین شاہ صاحب اور مکرم مولانا منیر الاسلام یوسف صاحب نے سوالات کے جواب دئے۔

تیسرا روز۔ ۱۴؍ جولائی

چوتھا سیشن

چوتھے سیشن کی صدارت کے فرائض مکرم Ahmad Supardi صاحب، نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے انجام دئے۔ تلاوت و نظم کے بعد مختلف معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا۔ سب سے پہلے جکارتہ کے سنٹرل آئی بینک کے صدر ڈاکٹر عبدالمنان Ginting نے تقریر کی۔ انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ بہت سے احباب نے آنکھوں کے عطیات پیش کئے ہوئے ہیں اور یوں بہت عظیم خدمت انسانیت کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ دوسری جماعتوں کے لئے خدمت انسانیت کے میدان میں ایک مثالی کردار ادا رکھتی ہے۔

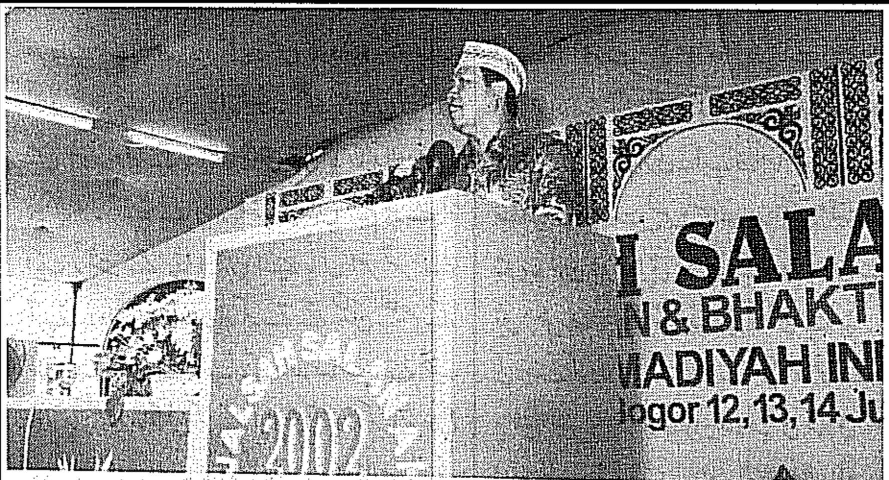

H.M. Damiri, the Director General for the Guidance of Muslim Society at the office of the Ministry of Religious Affairs of Indonesia is delivering a brief speech as to his impression of attending the Jalsa.

مسلم سوسائٹی انڈونیشیا کے ڈائریکٹر جنرل جلسہ سے خطاب فرمارہے ہیں

اس کے بعد وزارت مذہبی امور کے ایک ڈائریکٹر جنرل جناب ایچ۔ ایم۔ Damiri نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسلمان تنظیموں میں جماعت احمدیہ اپنے ممبران کی تعلیم و تربیت اور سگریٹ نوشی کے چھوڑنے کے لحاظ سے سب سے آگے ہے۔ انہوں نے جماعت کی میزبانی اور نیک روایات کو بہت سراہا۔

اس کے بعد سنٹرل آفس آف دی ڈیویلپمنٹ فار ریسرچ، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے جناب Suhendi نے تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ جلسہ کے ان تین دنوں میں میں نے دیکھا ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے اندر بہت سے مخفی جوہر ہیں جو دوسری مسلم تنظیموں میں نہیں ہیں۔

اس سیشن کی آخری تقریر مکرم مولانا ظفر اللہ پونتو صاحب نے کی جس میں آپ نے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی تبلیغی مساعی کا ذکر کیا۔

اختتامی اجلاس ۱۴؍ جولائی

جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی مکرم مولانا عبدالباسط صاحب شاہد امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی زیر صدارت عمل میں آئی۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت ترقی کی راہوں پر آگے بڑھ رہی ہے لیکن اس کے ساتھ ہمارے فرائض اور ذمہ داریاں بھی بڑھ رہی ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ اپنے عزم کو بلند کریں اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اپنے ایمان اور علم اور اخلاص اور خدمت دین میں آگے بڑھتے چلے جائیں۔ آپ نے تمام کارکنان جلسہ اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور آخر پر دعا کروائی اور یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کی برکتوں کو دائمی فرمادے اور جماعت انڈونیشیا ہر میدان میں آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے۔

بقیہ: دو احمدی مسلمانوں کی شہادت از صفحہ نمبر ۲

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بدبخت امتیاز حسین شاہ عرصہ دراز سے جماعت کی مخالفت میں پیش پیش تھا۔ کئی احمدی مسلمانوں پر اس نے مقدمات قائم کر رکھے ہیں اور جب بھی موقع ملتا احمدیوں پر حملے کرکے ان کو زدوکوب کرتا تھا۔ دو سال قبل یعنی دسمبر ۲۰۰۰ء کو جب محلہ کریم نگر کے احمدی مسلمان اپنی مسجد میں ڈش انٹینا کے ذریعہ خطبہ سن رہے تھے تو یہ وہاں چند غنڈوں کو لے کر پہنچ گیا اور آمادہ فساد ہوا۔ پولیس کو اطلاع کردی گئی مگر پولیس نے بجائے اس مفسد اور اس کے ساتھیوں کو پکڑنے کے اُلٹا جماعت کے دس افراد کو حراست میں لے لیا گرفتار ہونے والوں میں مکرم عبدالوحید صاحب بھی تھے۔ یہ مقدمہ ابھی عدالت میں چل رہا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ شہیدان کی بلندیٔ درجات نیز تمام لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ وناصر ہو اور ہر احمدی کے جان ومال کی خود حفاظت فرمائے۔

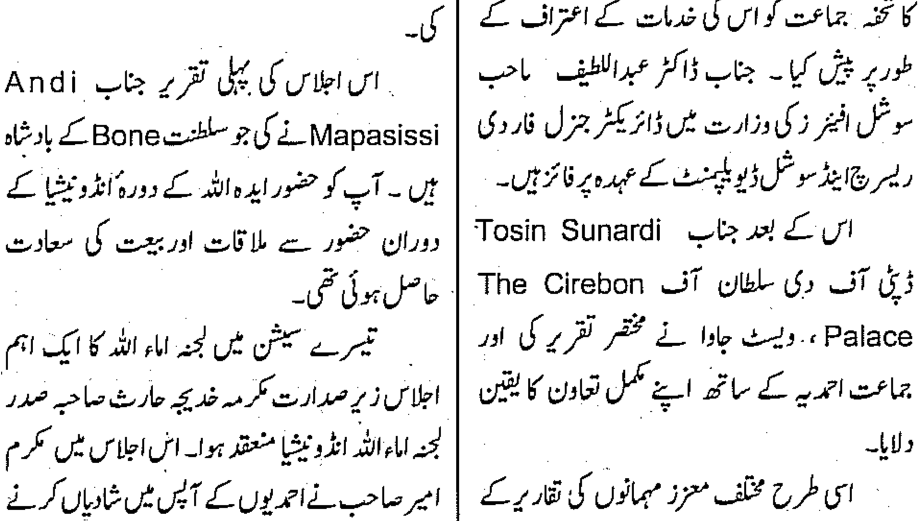

Two prominent guests from the Sultanate Palace of Cirebon, West Java are listening to the speeches being delivered during the proceeding of the Jalsa.

ریاست سائربان (Cirebon) سے تشریف لائے ہوئے مہمانان خصوصی سٹیج پر تشریف فرما ہیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:
AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت ڈاکٹر فیض علی صابر صاحبؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۸؍مارچ ۲۰۰۲ء میں حضرت ڈاکٹر فیض علی صاحبؓ کی سیرۃ پر ایک مضمون مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

آپؓ کے والد مولوی عبدالغنی نومسلم (سابق سردار رمپ سنگھ) کا اصل وطن حجرہ شاہ مقیم علاقہ قصور تھا۔ جبکہ دادا سردار صوبہ سنگھ سکھوں کی فوج میں صوبہ دار تھے۔ سکھا شاہی میں یہ خاندان برباد ہوگیا اور آپؓ کے والد صغر سنی میں یتیم ہوگئے تو ایک رشتہ کے چچا انہیں اپنے پاس امرتسر لے آئے۔ وہ انہیں بہت پیار کرتے تھے لیکن تعلیم کے خلاف تھے اس لئے آپؓ کے والد صاحب نے خفیہ طور پر تعلیم حاصل کر کے اپنا شوق پورا کرنا شروع کیا۔ جب کافی استعداد ہوگئی تو مولوی غلام علی کی شاگردی میں آئے جو پنجاب میں وہابیت کے موجد خیال کئے جاتے تھے۔ پہلے انگریزوں کو پڑھاتے رہے پھر اُن کے کسی پادری شاگرد نے انہیں انبالہ چھاؤنی کے مشن سکول میں مدرس فارسی مقرر کردیا۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کو بچپن سے ہی تحقیق مذاہب کا شوق تھا۔ سب سے پہلے اسلام کو دیکھا۔ علمیت اس قدر نہیں تھی کہ خود اس کی حقیقت کو معلوم کرسکتے۔ عیسائیت، سکھ ازم اور سناتن دھرم وغیرہ بھی آپکی توجہ کو جذب نہ کرسکے۔ چنانچہ جب آپ مشرقی افریقہ گئے تو دہریت آپ پر غالب آچکی تھی۔ وہاں دو احمدی ڈاکٹروں کی پرہیزگاری اور قابلیت سے بھی زیادہ متاثر نہ ہوئے البتہ یہ دعا ضرور شروع کردی کہ اگر یہ سلسلہ برحق ہے تو آپ پر ظاہر ہوجائے۔

اسی اثناء میں آپ کے بڑے بھائی حضرت علی اظفر صاحبؓ نے ایک احمدی ڈاکٹر رحمت علی صاحبؓ سے متأثر ہوکر حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کرلی۔ اُنہوں نے یہ اطلاع آپ کو بھجوائی تو آپ پر بہت خوشگوار اثر ہوا۔ پھر اپنے بھائی کی دین کی طرف توجہ نے آپ کو بھی بیعت کرنے پر مجبور کردیا۔

بیعت کرنے کے بعد اتفاقاً آپ کو ایک ڈیوٹی پر حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحبؓ کی معیت میں ہندوستان جانا پڑا۔ بمبئی سے جہاز کی واپسی سات روز بعد تھی چنانچہ آپ دونوں نے قادیان کا قصد کیا۔ آپ کے خیال میں قادیان کوئی آراستہ شہر تھا۔ لیکن وہاں پہنچے تو اس کے برعکس پایا۔ حضرت مسیح موعودؑ بھی سادہ لباس میں اور سادگی کے ساتھ گفتگو فرماتے تھے۔ لیکن جب بیعت کی تو گویا کایا ہی پلٹ گئی۔ قادیان میں صرف ایک دن اور ایک رات قیام رہا، پھر واپس افریقہ چلے آئے۔ لیکن کچھ ہی عرصہ بعد بڑے بھائیوں کے مشورہ پر چھوٹے بھائی بہنوں اور والدہ کی دیکھ بھال کیلئے ہندوستان منتقل ہوگئے۔

امرتسر میں آپؓ کا گھر تھا۔ کچھ عرصہ وہاں اپنی والدہ کے پاس قیام کیا اور پھر اُن کی اجازت سے چھوٹے بہن بھائیوں کو لے کر قادیان منتقل ہوگئے۔ کچھ عرصہ بعد والدہ بھی قادیان آگئیں۔ وہاں کے ماحول نے اُن کے دل کے وسوسے دُور کردیئے۔ ایک روز حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کی تو اپنا ایک پرانا خواب یاد آگیا جس میں ایک بزرگ کو دیکھا تھا۔ چنانچہ فوراً بیعت کرلی۔ آپؓ کا نام حضرت جان بی بی صاحبہ تھا، وصیت نمبر ۱۳۰ تھا اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ اپنی بیعت کے بعد انہوں نے اپنی بیٹی حضرت مراد خاتون صاحبہؓ کو بھی لے جاکر حضورؑ کی بیعت کروادی۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد پر ہی حضرت مراد خاتون صاحبہؓ کی شادی حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحبؓ سے طے پائی۔

مکرم ڈاکٹر فیض علی صابر صاحبؓ نے مکران (بلوچستان) اور ریاست بہاولپور میں بھی ملازمت کی جہاں افواج کے دور سالوں کے میڈیکل آفیسر اور ڈسپنسری کے انچارج رہے۔ آپ بہت وجیہ، خاموش طبع اور پُروقار شخصیت کے مالک تھے، بہت مہمان نواز تھے۔ عبادت کے معاملہ میں تصنع بالکل نہیں تھا۔ ادب اور لکھنے سے لگاؤ تھا۔ "پاکستان نام" کے نام سے کئی پمفلٹ شائع کئے جن میں حکومت اور عوام کے لئے قابل قدر مشورے ہوتے تھے۔ قادیان میں حضرت بابو محمد افضل خان صاحبؓ آف لاہور کے ساتھ مل کر ایک اخبار کا ڈیکلریشن حاصل کیا جس کا نام حضرت مسیح موعودؑ نے "البدر" رکھا۔ اخبار کے انتظامی امور حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کے ذمہ تھے۔ آپؓ کی بعض نظمیں اور غزلیں بھی شائع شدہ ہیں۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کے سات بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ آپؓ ۱۴؍جنوری ۱۹۵۵ء بروز جمعہ وفات پاگئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کئے گئے۔

......❁......❁......❁......

محترمہ بیگم زبیدہ بانی صاحبہ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۶؍اپریل ۲۰۰۲ء میں مکرم شریف احمد بانی صاحب اپنی والدہ محترمہ بیگم زبیدہ بانی صاحبہ اہلیہ محترم سیٹھ محمد صدیق بانی صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہماری والدہ صاحبہ ۱۲؍ستمبر ۲۰۰۱ء کو کلکتہ (انڈیا) میں بعمر ۸۵ سال وفات پاگئیں۔ آپ نے ۱۹۴۵ء میں تقسیم ملک سے قبل ہی وصیت کی تھی اور اپنی زندگی میں ہی حصہ جائیداد ادا کرچکی تھیں۔ ۱۳؍ستمبر کو بہشتی مقبرہ قادیان میں آپکی تدفین عمل میں آئی۔

ہمارے والدین چنیوٹ کے رہنے والے تھے۔ میرے دادا میاں حاجی سلطان محمود صاحب کلکتہ میں تجارت کرتے تھے۔ ۱۹۱۰ء میں اُن کی اچانک وفات ہوئی تو میرے والد صاحب کی عمر صرف دس سال تھی۔ جلد ہی دادا جان کا کاروبار ختم ہوگیا اور والد صاحب کو کلکتہ جانا پڑا تاکہ ملازمت کرکے گھر کا خرچ چلا سکیں۔ پھر وہیں اپنا چھوٹا سا ذاتی کاروبار شروع کیا تو والدہ صاحبہ نے اپنا سارا زیور اُنہیں دیدیا۔ اللہ تعالیٰ نے قلیل عرصہ میں اُن کے کاروبار میں بہت برکت عطا فرمائی۔ لیکن ۱۹۴۶ء کے فسادات میں یہ کاروبار مکمل طور پر تباہ ہوگیا اور والد صاحب لاکھوں روپے کے مقروض ہوگئے۔ چنانچہ انہوں نے نئے سرے سے کاروبار شروع کیا اور اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بھی زیادہ بڑھاکر عطا کیا۔

۱۹۱۸ء میں میرے والد صاحب کو حضرت مصلح موعودؓ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت عطا ہوئی تھی۔ والد صاحب زیادہ تر بسلسلہ کاروبار کلکتہ میں رہتے تھے اور ہم بہن بھائی اپنی والدہ کے ساتھ چنیوٹ میں رہ کر تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ایسے میں ہماری والدہ نے فیصلہ کیا کہ بچوں کی تربیت کے لئے چنیوٹ کا ماحول مناسب نہیں ہے چنانچہ ۱۹۴۰ء میں ہم نے ہجرت کرکے قادیان میں مستقل رہائش اختیار کرلی۔ والدہ صاحبہ کا ہم بچوں پر یہ بہت بڑا احسان تھا۔

میرے والدین کو احمدیت اور خلافت سے عشق تھا۔ دونوں اس بات کے منتظر رہتے کہ حضورؓ کوئی تحریک فرمائیں تو یہ سب سے پہلے لبیک کہہ سکیں۔ والدہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے دُور اندیشی بھی عطا فرمائی تھی۔ تقسیم ملک سے قبل ایک بار جب والد صاحب کلکتہ سے قادیان آئے تو ارادہ کیا کہ بقیہ عمر خدمت دین میں گزاریں گے۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ بچے ابھی چھوٹے ہیں، جب تک بڑے ہوکر کاروبار سنبھالنے کے قابل نہیں ہوجاتے، اُس وقت تک اپنا ارادہ ملتوی کردیں۔ لیکن والد صاحب مصر تھے کہ اب قادیان سے نہیں جائیں گے۔ اس پر والدہ صاحبہ نے تجویز دی کہ حضورؓ سے فیصلہ کروالیں۔ چنانچہ دونوں حضورؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری بات عرض کردی۔ حضورؓ نے بھی والدہ صاحبہ کی رائے سے اتفاق فرمایا۔ چنانچہ والد صاحب نے اپنا ارادہ ترک کردیا۔

تقسیم ملک کے بعد میرے والدین کو درویشانِ قادیان کی غیرمعمولی خدمت کی توفیق ملی۔ میری والدہ درویشان کے ہر گھر میں خود جاکر جائزہ لیتیں اور حتی الامکان ہر ایک کی ضروریات میں ہاتھ بٹانے کی کوشش کرتیں۔ میرے والدین سارا سال اس بات کی تیاری کرتے کہ جلسہ پر جاکر کس طرح درویشان کی خدمت کرسکیں گے۔ یہ عمل سال بہ سال جاری رہتا۔ میرے والد صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر بھی رہے اور جلسہ سالانہ قادیان کے بعض اجلاسات کی صدارت کی سعادت بھی آپ کو ملی۔ والدہ صاحبہ کو بھی زنانہ جلسہ گاہ میں صدارت کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۹۷۲ء میں دونوں کو حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اُن کی خدمت کیلئے خاکسار بھی اس سعادت مین شامل ہوگیا۔ اسی طرح تحریک جدید جو میری پیدائش سے پہلے کی تحریک ہے، کے دفتر اوّل کے مجاہدین میں مَیں صرف اپنے والدین کے اخلاص کی وجہ سے شامل ہوں۔

محترمہ والدہ صاحبہ اپنی ذاتی زندگی میں نہایت کفایت شعار تھیں اور گھر کا ماحول انتہائی سادہ تھا۔ لیکن خدمت دین کے وقت اپنی طاقت سے بڑھ کر خرچ کرتیں۔ کئی بے سہارا اور یتیم بچیوں کی رخصتی اپنے گھر سے اپنی سرپرستی میں کی۔ متعدد مساجد کی تعمیر میں نمایاں حصہ لیا۔ اُن کی خواہش پر حضور ایدہ اللہ نے اجازت مرحمت فرمائی کہ فضل عمر ہسپتال میں عورتوں کے لئے ایک تین منزلہ عمارت تعمیر کی جائے جس کا نام "بیگم زبیدہ بانی میٹرنٹی ونگ" ہے۔

......❁......❁......❁......

اعزاز

☆ مکرم منور لقمان صاحب نے واپڈا کی سالانہ کھیلوں میں تیراکی کے مقابلوں میں دس طلائی تمغے اور بہترین تیراک ہونے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔

☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی پنجابی کتاب "سردل" کو مسعود کھدرپوش ٹرسٹ کی طرف سے پہلا انعام دیا گیا ہے۔ یہ ٹرسٹ ۱۹۸۶ء سے قائم ہے اور یہ ایوارڈ پنجابی زبان کا سب سے بڑا ایوارڈ سمجھا جاتا ہے۔

☆ مکرم منیب انور صاحب نے جونیئر نیشنل ٹیبل ٹینس چیمپئن شپ ۲۰۰۲ء میں لاہور زون کی قیادت کرتے ہوئے طلائی تمغہ حاصل کیا ہے۔ فروری ۲۰۰۲ء میں انہوں نے انڈر-۱۶ بین الصوبائی ٹیبل ٹینس مقابلوں مین پنجاب کی نمائندگی کرتے ہوئے اوّل پوزیشن اور ٹرافی حاصل کی تھی۔ انہوں نے گزشتہ سال نیشنل گیمز میں بھی پنجاب ٹیم کے لئے اوّل پوزیشن حاصل کی تھی جبکہ ۲۰۰۰ء میں جونیئر نیشنل چیمپئن ہونے کی حیثیت سے پری سیف گیمز میں بھی شمولیت کی تھی۔

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۵؍فروری ۲۰۰۲ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالسلام اسلام صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

خاک پر رکھ کر جبیں یہ راز مَیں نے پالیا
اک توانائی ہماری ناتوانی میں بھی ہے
خود دلِ محبوب میں ہے خود نمائی کی تڑپ
رنگِ مثبت ان کے حرف "لن ترانی" میں بھی ہے
لب کشائی ان کی میرے حق میں ہے مہر سکوت
میرے دل کی ترجمانی بے زبانی میں بھی ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

22/11/2002 – 28/11/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 22nd November 2002
22 Nabuwat 1381
17 Ramadhan 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01:00 Yassarnal Qur'an: Programme No. 43
01:30 Majlis-e-Irfan: Rec: 21.09.01 With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
02:25 MTA Sports: All Rabwah Volleyball tournament.
03:35 Around the Globe: Documentary Topic: 'A Voice from the Ice, and exploring Costa Rica'.
04:35 Quiz Programme: Programme No. 2
05:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith,
05:10 Dars-e-Hadith: Sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
05:30 Lets talk about Ramadhan. Programme about the sighting of the Moon and other aspects of Ramadhan.
06:00 MTA News in Urdu, English and Bengali
06:20 Liqaa Ma'al Arab: Session No. 372 Rec: 25.02.97
07:25 Saraiki service: Discussion on 'Seerat-un-Nabi'. Programme No. 24
08:10 Saraiki Dars-e-Hadith: Sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw). Programme no. 10
08:30 Majlis-e-Irfaan: Rec: 21.09.01
09:25 Ta'aruf: A talk with Sahibzadi Nasira Begum, wife of Sahibzadi Mirza Mansoor Ahmad.
10:15 Dars-e-Hadith: Sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
10:30 Indonesian service: Variety of programmes in the Indonesian language.
11:30 Quiz Programme: Programme No. 2
12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
13:00 Friday Sermon: From the Fazal Mosque, London by Hadhrat Khalifatul Masih IV.
13:20 Majlis-e-Irfaan: Rec: 21.09.01
14:10 Mulaqaat: Sitting with Bengali guests.
14:55 Friday sermon: ®
15:10 Tilaawat.
15:20 Dars-e-Hadith: Sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
15:40 Lets talk about Ramadhan. Programme about the sighting of the Moon and other aspects of Ramadhan.
16:05 French service: Production of MTA France.
17:05 German service: Presentation of MTA studios.
18:10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 372 ®
19:15 Arabic service: Various programmes in the Arabic language.
20:15 Yassarnal Qur'an: Correct Pronunciation by Qari Muhammad Ashiq Sahib. Programme No. 43
20:40 Majlis-e-Irfan: Rec: 21.09.01
21:30 Friday sermon: ®
21:45 Seerat-un-Nabi
22:25 Dars-e-Hadith: Sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
22:50 Homoeopathy class no. 103

Saturday 23rd November 2002
23 Nabuwat 1381
18 Ramadhan 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
01:00 Dars-ul-Qur'an: Recorded on 17th January 1998. Session no. 15
02:15 Yassarnal Qur'an: programme No. 4 Correct pronunciation of the Holy Qur'an.
03:00 Urdu class: Session no. 487 with Hadhrat Khalifatul Masih IV.
04:05 Kehkashaan: A discussion in Urdu on the topic of Blessing of Darood.
04:30 Tilaawat
04:35 Dars-e-Hadith: Sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
05:25 Seerat-un-Nabi
05:45 MTA News: In English, Urdu and Bengali.
06:05 Yassarnal Qur'an: ®
06:30 Liqaa Ma'al Arab: Session No. 37 Rec: 27.02.98
07:35 Mauritian Service: Various programmes in the French language.
08:30 Q/A session: By Hadhrat Khalifatul Masih IV.
09:30 Indonesian service: Variety of programmes.
10:30 Kehkashaan: ®
11:00 Dars-ul-Qur'an: Session no. 15 Recorded on 17.01.98
12:35 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News
13:20 Urdu class: Session No. 487
14:25 Bangla Shomprochar: Variety of programmes
15:25 Tilaawat, Dars-e-Hadith, Seerat-un-Nabi
16:40 Mauritian Service: ®
17:35 German Service: Various Programmes.
18:40 Liqa Ma'al Arab: Session No. 373
19:40 Arabic service: Various programmes in Arabic.
20:50 Yassarnal Qur'an: session No. 4
21:15 Dars-ul-Qur'an: Session no. 15
22:30 Question and Answer Session: Held on 07.12.97
23:30 Kehkashaan: ®

Sunday 24th November 2002
24 Nabuwat 1381
19 Ramadhan 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News.
01:00 Dars-ul-Qur'an: Session no. 16 held on 19.01.98.
02:15 Children's Programme: Topic: 'The Holy Prophet Muhammad's (saw) treatment towards his servants'.
02:55 Friday Sermon: ®
04:10 Ta'aruf: An interview with Hafiz Saleh Muhammad.
04:30 Tilaawat, Dars-e-Hadith
05:05 Lets talk about Ramadhan
05:30 Safar Ham Nay Kiya
06:05 MTA International News.
06:35 Liqaa Ma'al Arab session No. 378
07:35 Tarikh-e-Ahmadiyyat: Programme No. 39
08:25 Ta'aruf: ®
09:10 Moshaa'irah: Mehfil-e-Na'at. Presented by Nusrat Jehan Academy Rabwah.
10:00 Indonesian Service: Various Items
11:00 Dars-ul-Qur'an: Session no 16.
12:35 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
13:30 Majlis-e-Irfaan: Session in Urdu with Hadhrat Khalifatul Masih IV
14:30 Bangla Shomprochar: Various items
15:35 Tilaawat, Dars-e-Hadith,
16:05 Lets talk about Ramadhan
16:30 Friday Sermon: ®
17:30 German Service: Various Items
18:35 Liqaa Ma'al Arab: Session No: 378 ®
19:35 Arabic Service: Various Items.
20:35 Q/A with Hazoor and Urdu speaking guests
21.40 Dars-ul-Qur'an: ®
22:55 Children's Programme: ®
23:35 Lets talk about Ramadhan

Monday 25th November 2002
25 Nabuwat 1381
20 Ramadhan 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
01:00 Dars-ul-Qur'an: Session no. 17 Recorded on 19.01.98
02:15 Hikayat-e-Shereen: Children's programme on the topic 'the first marriage of the Holy Prophet (saw)'.
02:30 Ruhaani Khazaa'en: A quiz in Urdu based on the books of the Promised Messiah (as).
03:00 Urdu Class: With Huzoor. Programme No. 489
04:20 Learning Chinese with Usman Chou.
04:50 Tilaawat, Dars-e-Hadith, Seerat-un-Nabi
06:10 MTA News in Urdu, English and Bengali.
06:30 Liqaa Ma'al Arab: Sitting with Arabic speaking guests. Rec: 12.03.98
07:30 Book reading by Usman Chou from 'Islam among other religions.'
08:10 Spotlight.
08:45 Q/A Session: Huzoor and English speaking friends. Rec: 22.03.97
09:50 Indonesian Service: Various Items
11:00 Dars-ul-Qur'an: ®
12:35 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
13:20 Urdu Class: Lesson No.489 ®
14:25 Bangla Shomprochar: Various Items
15:30 Tilaawat, Dars-e-Hadith, Seerat-un-Nabi
16:45 French Service: Various Items
17:45 German Service: Various Items
18:45 Liqa Ma'al Arab: Session No.359 ®
19:45 Arabic Service: Various Items
20:45 Q/A Session: ®
21:45 Dars-ul-Qur'an: Session no. 5 Recorded on 5.01.98
22:55 Ruhaani Khazaa'en
23:30 Safar Ham Nay Kiyaa. A visit to Wadi Kaghan

Tuesday 26th November 2002
26 Nabuwat 1381
21 Ramadhan 1423

00:05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News.
01:00 Dars-ul-Qur'an: Session no. 6 Recorded on 6.01.98.
02:30 Children's Corner: Teaching children the importance of Ramadhan.
03.05 Ilmi Khitabaat: Urdu speech on the topic of 'Fazeelat-e-Qur'an- The high status of the Holy Qur'an'.
04:00 Around The Globe: A documentary on NASA and the Aeroplane, Part 1.
05:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith.
05:30 Let's talk about Ramadhan.
06:05 MTA News
06:30 Liqa Ma'al Arab: Session No: 380, Rec: 17.03.98
07:35 MTA Sports: Meero Dabba Final. Sports Rally of Jamia Ahmadiyya Rabwah.
08:25 Ilmi Khitabaat: ®
09:35 Indonesian Service: Various Items
10:35 Safar Hum Nay Kiya: A journey to Chitraal.
11:00 Dars-ul-Qur'an: Session No. 18 Recorded on 20.01.98
12:35 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
13:35 Q/A Session with Huzoor and English speaking friends. Recorded 29.03.98. Part 2.
14:05 Bangla Shomprochar: Various Items.
15:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith, Lets talk about Ramadhan, Safar ham nay kiya
16:30 French service: Learning French Session No. 35
17:30 German Service: Various Items.
18:35 Liqaa Ma'al Arab: Session No.380 ®
19:35 Arabic Service: Various Items.
20:35 Children's Corner: ®
21:15 Dars-ul-Qur'an: ®
22:55 From The Archives: Friday Sermon. Rec: 06.05.98

Wednesday 27th November 2002
27 Nabuwat 1381
22 Ramadhan 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
01:00 Dars-ul-Qur'an: Rec on 21.01.98.
02:30 Guldastah: Children's programme no. 62
03:05 Urdu Class: With Huzoor Class no. 489
04:10 Hamaari Kaa'enaat: Programme no. 36
04:35 Safar Hum Nay Kiya: The journey to 'Tundianie'.
05:05 Tilaawat, Seerat-un-Nabi
06:00 MTA News
06:30 Liqaa Ma'al Arab: Session No. 383 With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
07:35 Swahili Service: Selected sayings of the Holy Prophet (saw).
08:35 Reply to Allegations: By Hadhrat Khalifatul Masih IV. ®
09:40 Indonesian Service: Various Items.
10:40 Safar Hum Nay Kiya: ®
11:00 Dars-ul-Qur'an: ®
12:35 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
13:15 Urdu Class: ®
14:20 Bangla Shomprochar: Variety Items.
15:25 Tilaawat
15:30 Seerat-un-Nabi. Prog No. 40
16:25 Rencontre Avec Les Francophones: Rec: 11.09.00
17:30 German Service: Various Items.
18:35 Liqaa Ma'al Arab: Prog No.383 ®
19:40 Arabic Service: Various Items.
20:40 From The Archives: F/S Rec: 06.05.98
22:15 Dars-ul-Qur'an: ®
23:25 Hamaari Kaa'enaat: ®

Thursday 28th November 2002
28 Nabuwat 1381
23 Ramadhan 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News
01:00 Dars-ul-Qur'an: An in depth explanation of the Qur'anic verses. Session No. 20 Rec: 22.01.98.
02:25 Waaqifeen-e-Nau: An educational and entertaining programme for children.
03.05 Canadian Horizon: Class No. 46
04:05 Al Maa'idah: Cookery Programme.
05:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith, Lets talk about Ramadhan
06:00 MTA International News.
06:30 Liqa Ma'al Arab: Session No.384
07:35 Sindhi Service: Discussion on the topic of Righteousness and saying prayers in congregation.
08:30 Q/A Session: With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec: 05.04.98
09:30 Indonesian Service: Various items.
10:30 MTA Travel: Documentary about Morocco.
11:00 Dars-ul-Qur'an: Session No. 10 ®
12:35 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News
13:25 Q/A Session: Rec: 05.04.98 ®
14:25 Bangla Shomprochar: Various Programmes.
15:30 Tilaawat, Dars-e-Hadith, Lets talk about Ramadhan
16:30 French Service: Various items.
17:30 German Service: Various items.
18:30 Liqa Ma'al Arab: With Hadhrat Khalifatul Masih IV. ®
19:35 Arabic Service: Daily items.
20:35 Al Maa'idah: Cookery programme.
21:30 Dars-ul-Qur'an: ®
23.05 Q&A Session: Rec: 05.04.98

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, November 22, 2002 | Issue No. 48 47

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے سالانہ جلسہ ۲۰۰۲ء کا کامیاب و بابرکت انعقاد

مختلف موضوعات پر نہایت مفید علمی تقاریر۔ سرکردہ حکومتی شخصیات اور مختلف مسلم تنظیموں کے نمائندگان کی شرکت اور جماعت احمدیہ کی خدمات قوم و ملک پر خراج تحسین۔

دس ہزار سے زائد افراد جلسہ میں شامل ہوئے ۔ ملکی ٹیلی ویژن پر جلسہ کی کوریج۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا جلسہ سالانہ ۱۲ رتا ۱۴ رجولائی ۲۰۰۲ء کو مبارک کیمپس، بوگور، مغربی جاوا میں نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر وخوبی منعقد ہوا۔

اس جلسہ میں Western ،Sumatra ، Central & Eastern Java،Java اور Bali،Sulawesi ،Kalimantan Lombok Island کے علاوہ ہمسایہ ممالک جیسے سنگاپور، ملائشیا، فلپائن، جاپان اور پاپوا نیو گنی سے بھی نمائندگان نے شمولیت کی۔ حاضرین کی کل تعداد دس ہزار سے زائد تھی۔

اس جلسہ میں سرکردہ حکومتی شخصیات، بادشاہ اور مختلف مسلمان تنظیموں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ انٹرنیشنل فورم آن اسلامک سٹڈیز کے پروفیسر Dr.M.Dawwam Raharjdo اور ایک سابق منسٹر آف کوآپریٹوز اور Chairman of the Association of Muslim Intellectuals of Indonesia جناب ڈاکٹر Adi Sasono نمایاں ہیں۔

ٹیلی ویژن کوریج

اس جلسہ کو سرکاری ٹیلی ویژن TVRI کے علاوہ دو پرائیویٹ ٹیلی ویژن سٹیشنوں INDOSAIR اور ANTV نے بھی کوریج دی۔

بیعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے موقع پر ۶۱۔افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے۔

خدمت خلق

جلسہ کے موقع پر معمول کے پروگراموں کے علاوہ خدمت خلق کے بعض خصوصی پروگرام بھی ہوئے جن کا مختصر ذکر ہدیہ قارئین ہے۔

(۱)...... :مبارک کیمپس کے ارد گرد ۲۴۰ مستحق خاندانوں کو بنیادی ضروریات کی فوری اشیاء پر مشتمل کھانے کے پیکٹ تقسیم کئے گئے۔

(۲)......:۱۲رجولائی کو عطیہ خون کا ایک پروگرام ہوا جس میں ۷۸ راحمدیوں نے اپنے آپ کو پیش کر کے ریڈ کراس آف انڈونیشیا کو خون کے ۴۹ تھیلے بطور عطیہ دئے۔

(۳)......:۷راور ۸رجولائی کو مبارک کیمپس میں ہومیو پیتھک کیمپ صبح گیارہ بجے سے تین بجے تک لگایا گیا جس سے ۱۴۹ مریضوں نے استفادہ کیا۔

(۴)......: مبارک کیمپس اور اس کے ارد گرد ماحول کی صفائی کے لئے وقار عمل کیا گیا جس میں سو افراد نے شمولیت کی۔

(۵)......: Pondok Udik Village کے عوام اور انتظامیہ کے ساتھ مل کر رضاکارانہ خدمت کے کام کئے گئے جسے گاؤں کے افراد اور انتظامیہ نے بے حد سراہا۔

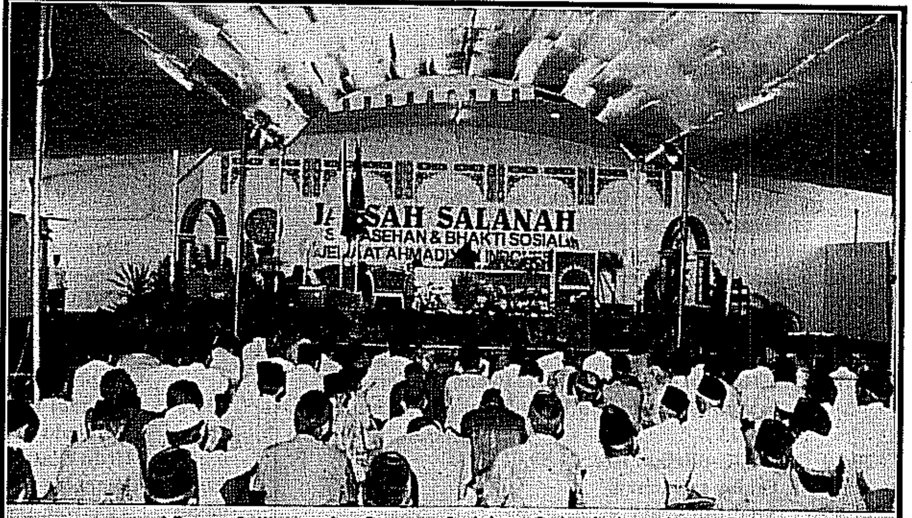

View of the main Stage of Jalsa Gah during Jalsa Salana Indonesia 2002. Over 10 thousand participants took part in this blessed occasion.

جلسہ سالانہ انڈونیشیا ۲۰۰۲ء میں شامل حاضرین کا ایک منظر

افتتاحی اجلاس

نماز جمعہ کے بعد جلسہ کا افتتاحی اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم عبدالباسط شاہد صاحب امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے خطاب فرمایا۔ آپ نے احباب جماعت کو خصوصیت سے اخلاقی و روحانی ترقی کی طرف توجہ دلائی۔

افتتاحی اجلاس کے بعد جلسہ کے پہلے سیشن میں پروفیسر ڈاکٹر دوام (Dawam Rahardjo) نے "The Usage of Human Resources for the Prosperity of the Ummah" کے موضوع پر تقریر کی۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا منیر الاسلام یوسف صاحب ، مبلغ سلسلہ نے "ضرورت خلافت" کے موضوع پر کی اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں قائم خلافت آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق خلافت علی منہاج النبوۃ ہے۔

تیسری تقریر مکرم عبدالرزاق صاحب نے "دجال اور یاجوج ماجوج" کے موضوع پر کی۔ آپ نے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے اس موضوع کو وضاحت سے بیان کیا۔

پہلے روز تبلیغ سنٹر کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔

شام کو تمام حاضرین جلسہ نے لندن سے حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے مواصلاتی نظام کے واسطہ سے براہ راست سنا۔ مکرم قمر الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے خطبہ کا رواں ترجمہ کیا۔

دوسرا روز۔ ۱۳رجولائی

جلسہ کے دوسرے روز کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولانا خیر الدین باروس شاہد صاحب مبلغ سلسلہ پاپوا نیو گنی نے درس دیا۔

دوسرا سیشن

جلسہ کے دوسرے سیشن میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد بعض معزز مہمانوں نے تقاریر کیں۔

ایک معزز مہمان Dr.Adi Sasono نے "The efficiency of Islamic Economy" کے موضوع پر کی۔ آپ اس وقت انڈونیشیا کے مسلم دانشوروں کی ایسوسی ایشن ICMI کے چیئرمین ہیں۔ آپ نے بتایا کہ انڈونیشیا قدرتی عطا کے لحاظ سے بہت زرخیز ہے۔ اس کی سطح پر بھی تیل (Palm Oil) ہے اور سطح کے نیچے بھی تیل کے وسیع ذخائر ہیں لیکن ابھی تک انڈونیشیا کے عوام اس کے صرف چار فیصد حصہ کو استعمال میں لا سکے ہیں اور بہت سا حصہ ایسا ہے جس سے بیرونی ممالک فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اقتصادی ترقی کے لئے سب سے اہم چیز امانت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ میں ترقی و کامیابی کے لئے دو خوبیاں بہت نمایاں ہیں ۔ اول یہ کہ یہ ایک جماعت ہے اور متحد ہے اور دوسرے یہ کہ اس میں اخلاص ہے۔ امت کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

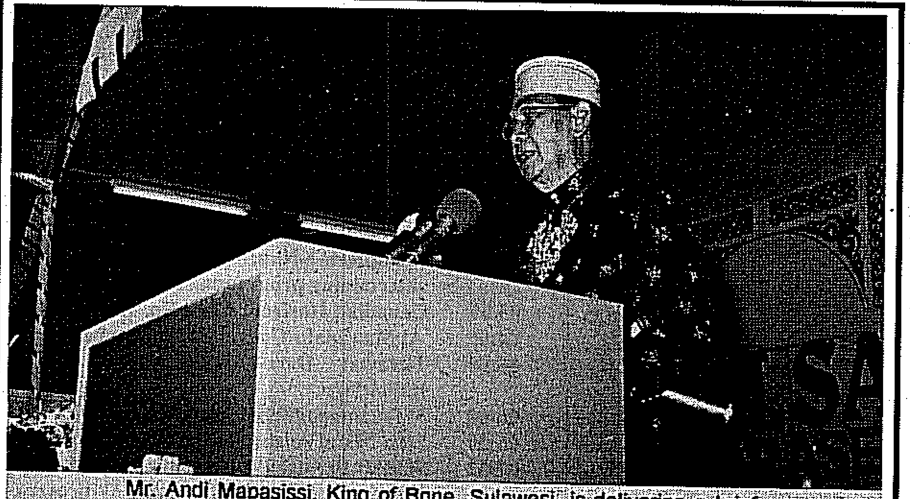

Mr. Andi Mapasissi, King of Bone, Sulawesi, is delivering a brief speech as to his impression of becoming an ahmadi member. Mr. Andi initiated into Ahmadiyya in 2000 during Huzur's visit to Indonesia.

کنگ آف بون(Bone) Mr Andi Mapasissi جلسہ سے مخاطب ہیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔